رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۵

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء | نمبر ۵۱

قصیدہ برائے کرسمس ڈے

از نتائج طبع

ڈاکٹر احمد شاہ شائق

کھلا تھا تازہ شگوفہ ہے آج طبع رسا
ترنگ پر جو طبیعت تھی خامہ بہی غزل کرے
تھی جو آنکھ زمانہ کا رنگ کچھ دیکھا
جاگے آنکھ جو دیکھا تو کچھ نہ تھا کچھ حال
وفور شوق نے دل کا تمام کام کیا
مری نگاہ جو دیکھا کہ ڈھونڈھ لی کیا ہیں
تو نور عقل ہے کیا رب خدا کی پناہ
حواس وہم جو گم ہوں خرد عقل و دانش و فرہنگ
مجھ سے پری ہی یا کہ میں طرز مجھوں ہوں
اس خیال میں بیٹھا تھا ششدر و حیراں
مسیح والا جو وفا ہی کریم و دانشمند
جبیں سے صاف عیاں تھا زہے شعور کہ
بلا کی طبع رسا ہو یہ فلک کہتی تھی
ادا و ناز سے اس نے پکارا او شائق
میں اک فرشتہ ہوں آیا ہوں پیغمبر نے

دکھاتا ذہن بھی ہے آج جو مرکبتا
جگا کے نیند سے مجھکو بٹھا دیا کیسا
بنا ہے عرش معلی زمین کا تخت
دل و دماغ کا جو حجرہ کہ ہو گیا نقشا
ابھی بہار میں ہیں عجیب حال ہوا
میرے حواس ہیں گم کیا کروں میں رہتا
دل و دماغ ہے کیسا ہیں ادھر ادھر دھونچیا
رہا نہ ایک بھی رہتا تھا گو کر مجھو جا
کر سکے وہ دل کی ملتی نہیں ہے کوئی دوا
کر آیا سامنے اک نوجواں سادہ نقاد
فہیم و عاقل و سنجیدہ و زیرک و دانا
نگاہ کہتی تھی رکھتا ہے یہ بھی ذہن رسا
خوشی کہتی تھی اس کا ہے دلبری شیوا
مجھے خبر بھی ہو آئی کہ میں ہوں کیوں آیا
کہ آج آئے ہیں دنیاں میں حضرت عیسے

نوید لایا ہوں دنیاں میں تا کہ ہو ظاہر | کہ مہر عظمت و اجلال آج چمکے گا

یہ سن کے دل کو توانائی جو ہوئی حاصل
زباں پہ آگیا مطلع بھی ایک اچھا سا

مطلع

یہ پیچ کرامت حبیب خاص خدا
خوشی ہے سارے زمانہ میں مستعد کی
خدا کی شان ہے ہر سمت دھوم سی مچی
وہ کون بھی دوران وہ کارساز جہان
مسیح ابن خدا وند خالق کونین
مسیح نور خداوند بانئے عالم
مسیح شافع امت حلیم و دانشمند
مسیح رونق کرسی عرش و کون و مکان
اسی کی روز ولادت کی برکتیں ہیں یہ

طبیب علت دنیا و دین ہوا پیدا
کہ باغ دہر میں ہر ایک پھول پھل پھولا
ہے آج روز ولادت مسیح ابن خدا
وہ کون مسیح اخلاق حضرت عیسے
مسیح خیر خلائق مسیح ابن خدا
مسیح خالق دنیا و حاکم عقبیٰ
مسیح ماہر الہام و وحی خاص خدا
مسیح فاضل و دانا مسیح عقدہ کشا
کہ نور پھیل رہا ہے زارض تا بہ سما

نوید بخش عصیاں اسی نے دی ہم کو
اسی نے ہمیں کیا اپنی جان تک کو فدا

قطع

اسی کا شجرہ نیکی ہے جس کا پھل ہیں ہم
لئے رہے ہیں زمانہ میں بیشکوں بیکار
ہمیشہ اسکی عنایت رہی ہے حال ہے

اسی کا لطف و کرم ہے اسی کا دست عطا
اسی کے ہاتھ میں دنیا ہے اور ہے عقبیٰ
غرضیکہ آج زمانہ میں وہ ہوا پیدا

یقیں ہے مجکو یہ شائق مسیح کے اوپر
مسیح دوست کریں اپنا جان و مال فدا

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

ناظرین نور افشاں کو بڑا دن مبارک ہو

کرسمس نمبر

A Happy Christmas to you

آپ کو بڑا دن مُبارک ہو

ناظرین نور افشاں! ہر سال یہ مبارک موقعہ ہم کو ملتا ہی ہے پر کیا آپ نے کبھی غور و فکر کی ہے کہ کیوں اور کس وجہ سے یہ خوشی ہم کو حاصل ہوتی ہے جبکہ ہماری مانند بہت سے لوگ جن کے دلوں میں بڑی بڑی امیدیں اور خواہشیں غنچہ بستہ گل کی طرح دل ہی دل میں رہ گئیں اور وہ راہی ملک عدم کو ہو گئے اور ہم موجود رکھے گئے۔ وہ اس دن کی خوشی تک پہنچنے نہ پائے اور ہم اسکو دیکھتے ہیں۔ اس کا کوئی سبب ہے۔ اور وہ ہمارے خیال میں صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا آپ کو اپنی بہت سی مہربانیاں دکھلا کر اپنی نزدیکی میں لانا چاہتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ خدا کی نزدیکی کو حاصل کر چکے ہو۔ یا ابھی تک اُس سے کوسوں دور ہو؟ اس کا جواب ہم نہیں مانگتے پر ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنے دلوں میں سوچ سمجھ کر اپنی تسلی کرو۔ کیونکہ اگر ان بیش قیمت موقعوں کو آپ یونہیں رائیگاں کھو دینگے تو وہ جولاہے کی نال کی طرح جلد جلد آپ کے ہاتھ سے گذر جا کر اچانک میں آپ کو ایک خوفناک حشر کے روبرو کھڑا کر دینگے جہاں کی جوابدہی آپ کو مشکل ہوگی۔ اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں کھل جاویں اور آپ اس بیش بہا موقعہ پر اپنی عاقبت کی بھلائی کا خیال کرنیکے لئے فکرمند ہو جاویں اور توبہ کرکے اور ایمان میں قائم ہو کر نجات کو حاصل کرنے کے لائق ہو جاویں اور ایسا نہ ہو کہ آخر کو دست حسرت ملنا پڑے +

کرسمس کا مژدہ

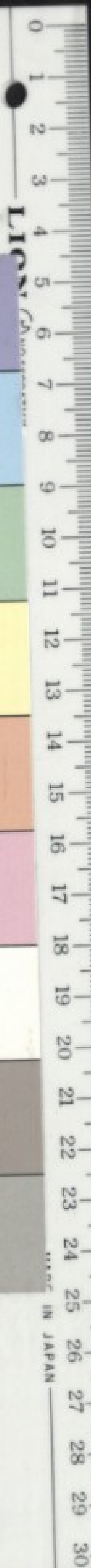
تازگی بخش ایام

انسان اگرچہ اسکے خالق کی طرف سے بالکل گناہ سے پاک وصاف اور تمام قسم کی نفسانی آلایشوں سے مُعرّا پیدا کیا گیا تھا پر وہ اس حالت بے گناہی سے گر گیا اور شیطان لعین کے بہکانے سے اسکی تمام عصمت اور پاکیزگی خاک میں مل گئی اور انسان کی زندگی اس کے شامت اعمال سے از حد دوبھر ہو گئی مگر اسکے خالق کو اُس پر رحم آیا اور اسکی حالت زار پر ترس کھا کر اپنے کلمۃ اللہ اور روح اللہ کو انسانی شکل میں کفارہ دیکر کل ایمان لانے والے مومنین کے لئے راہ نجات مقرر کر دی۔ اور تمام بنی آدم کے لئے مبارک انجیل مقدس الہام سے تحریر کروا کر اس نجات دہندے کی کل بشارت اس میں درج کروائی اور وہ نجات دہندہ خدا کی عجیب حکمت اور دانائی سے مجسم ہو کر اور نجات کے تمام مرحلے طے کرکے اب خدا کے دہنے ہاتھ پر تخت نشین ہے جہاں سے وہ روز حشر کے روز پھر اس دنیا پر نازل ہوگا۔ تاکہ عدالت کے تخت پر رونق افروز ہو کر لوگوں کے اعمال کے مطابق بدلہ دیوے اور مومنوں کو انکے ایمان کا صلہ دے۔ اور اس دنیا میں جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُسکے لئے تازگی بخش ایام آجاتے ہیں اور وہ تمام خطرات سے بچکر محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسلئے تازگی بخش ایام کا مژدہ سب کیلئے موجود ہے اور جو ایمان لاتا ہو وہ شرمندہ نہ ہوگا بلکہ ابدی خوشی اور جلال سرمدی حاصل کریگا۔ ورنہ بے ایمان ہو کر مرنے سے ابدی ہلاکت ہیں تو کوئی شبہ ہی نہیں +

کرسمس ڈے

دنیا بھر میں یہ دن خوشی کا دن مانا جاتا ہے کیونکہ دین عیسوی کے لوگ عنقریب تمام دنیا کے ملکوں میں آباد ہیں اور بطور سیر کے بھی آتے جاتے ہیں اس طور سے ہر ایک ملک میں جہاں کہیں کوئی مسیحی ہو وہ اس دن کو جانتا اور مانتا ہے۔ اور ہر ایک مسیحی یاد کرتا ہے کہ یہ اس مبارک نجات دہندہ کی مبارک پیدائش کا دن ہے جس نے اس دنیا میں مجسم ہو کر بڑی نجات سے دنیا کو مستفید کیا۔ اس سے بڑھکر اور دوسرا یادگاری کا دن نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دنیا کے لئے از حد فتحمندی اور فلاح اور بچاؤ کا وسیلہ ہوا ہے جس کے بغیر دنیا ہلاک یا دوزخ میں برباد ہو جاتی۔ اس کے متعلق جتنی بھی خوشی کی جائے۔ وہ درست اور بجا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ تمام مسیحی ملکر خوشی سے خدا کی تعریف کے بلند نعروں سے زمین کو گنجاویں۔ اور گاتے اور بجاتے ہوئے ستائش کریں اور شکر گذاری کے ذبیحے گذرانیں اور دوسرے لوگوں پر ظاہر کریں کہ وہ نجات کی برکتیں پا کر کیسے خوش و شاد ہیں اور اُن کی خوشی اور خرمی جسمانی اور نفسانی چیزوں سے مزہ لینے سے نہیں بلکہ خدا کی تعریف اور ستائش اور عبادت کرنے سے ظاہر کی جاوے کا شک تمام مسیحی ملکر کرسمس ڈے کو اپنے اور دوسرے لوگوں کے لئے ایک برکت کا باعث بنا دیں +

اس کرسمس نمبر کے ساتھ ہم اپنے ناظرین کو ایک بہت خوبصورت تصویر اپنے شہنشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری کی



مسیحی ناظرین نور افشاں کو بڑا دن مبارک ہو

خدا کا شکر ہو کہ اُس نے پچھلے بڑے دن سے لیکر اب یہ پھر اس سال کا بڑا دن ہم کو دکھلایا - اور بیچ کا وقت اُس کی انتہا مہربانی سے ہمارے حق میں جو اب تک موجود اور زندوں کی زمین پر آباد ہیں خیر و عافیت سے گزر گیا - اگرچہ ہمیشہ یہ وقت گذرتا رہتا اور ہم اُس کی قدر جیسا کہ ہم کو چاہئے نہیں کرتے مگر یہ تو صاف ظاہر ہو کہ ہم ایک وقت کے گذرنے کے بعد اور دوسرے کے شروع ہونے پر اپنے گذرے ہوئے وقت پر اکثر نظر ڈالکر دیکھا کرتے ہیں - اور اُس کا ریویو کر لیتے ہیں اور ایسا کرنے سے ہماری یاد گذرے ہوئے واقعات کو تازہ کر دیتی اور اپنے گذشتہ اعمال پر نظر ثانی کر کے کچھ غور و تعمل میں پڑ جاتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مسیحی ناظرین پچھلے بڑے دن سے آج کے دن تک اپنے گذرے وقت پر نظر ڈالکر دیکھیں اور اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ اُنہوں نے اپنے اس نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی راہ میں جس کی یادگاری کا دن آج پھر آگیا ہے - کیا کیا ہے؟ اگر انہوں نے تھوڑا کیا ہے تو اس سے آگے آنے والے بڑے دن کے عرصے میں ارادہ کریں کہ وہ اور زیادہ کوشش اور محنت سے کچھ نہ کچھ خداوند کے لئے کریں - اور یہ موقعہ ایسے خیالات کے لئے بہت موزوں ہے -

ہمارے تمام ناظرین نور افشاں کو بڑا دن مبارک ہو

جس طرح سے اہل اسلام اپنے خاص خوشی کے موقعوں پر مثلاً عید وغیرہ پر خوشی مناتے ہیں اور ہندو لوگ بہت سے تہواروں پر بڑی خوشی کرتے ہیں اور تمام دوسری اقوام بھی کسی نہ کسی دن اپنے دینی رسومات کے تابع ہو کر خوش و شادماں ہوتی ہیں - اسی طرح سے ہم مسیحی بھی اپنے نجات دہندے خداوند یسوع مسیح کے دنیا میں مجسم ہونے کے دن کی مبارکباد کرتے ہیں - ہمارا ایمان ہو کہ اگر مسیحی و شافی اس طرح سے مجسم ہو کر اس دنیا میں نہ آتا تو ایک انسان بھی نجات نہ پاتا - بلکہ کل بنی آدم اپنے گناہوں کے سبب سے دوزخ کے مستوجب ٹھہرتے - پر اب وہ مسیح موعود گنہگاروں کا بچانے والا مجسم ہو کر اس دنیا میں آ چکا ہو اور اُس نے روحانی برکتوں اور نعمتوں کی دریا بہا دی ہیں - اس لئے خاص طور سے اس دن کی یاد کرنا ہمارے دلوں کو زیادہ تر شکرگذاری اور تعریف سے بھرتا ہے - اور ہم چاہتے ہیں کہ اس روحانی خوشی میں تمام لوگ شریک ہو جاویں - یہ خوشی کھانے اور پینے اور عیش و عشرت کی خوشی نہیں ہے - بلکہ یہ محض نجات کی خوشی ہے - ہاں جان بچ جانے کی یادگار کی خوشی ہو - کاش کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر سب لوگ نجات ابدی کو حاصل کریں +

مولود مقدس

لاکھوں کروڑوں انسان دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اور آئندہ پیدا ہونگے - مگر خدا مجسم انسان صرف ایک ہی تھا جس کی نیک یادگار کا دن یہ بڑا دن کہلاتا ہے - وہ در اصل انسان کی نسل و ذریت میں سے نہ تھا - پر اُس نے انسان کے وجود کو لے لیا تھا - چونکہ اُس نے انسانوں کو بچانا تھا - اس لئے ضرور تھا کہ وہ شکل انسانی کو اختیار کرتا اس لئے اُس نے وجود خاکی کو پہنا اور بغیر گناہ کے تمام باتوں میں انسان بنا - وہ بچہ بنا - بڑا ہو کر جوان ہوا مگر وہ گناہ سے بالکل پاک و منزا تھا - بلکہ وہ قدوس و مقدس تھا - اُس نے اپنی آلہی ذات کو رکھتے ہوئے انسانی آلائشوں سے اپنے آپ کو بالکل پاک و صاف رکھا - اور اس پاک و بے گناہ وجود کو قربانی کے لئے مخصوص کیا جو خدا کو مقبول و پسندیدہ ہوئی جس کے سبب سے ایمان لانیوالے عاصی گنہگاروں کو ہمیشہ کی زندگی اور تمام برکتیں حاصل کرنیکا موقعہ مل گیا اور انجیل کی مبارک خوشخبری اب سب کیلئے موجود ہے - جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو - بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے -

بزرگ

" وہ بزرگ ہوگا " یہ مسیح موعود کے پیدا ہونے کے وقت کی پیشینگوئی ہو - جو اب پوری ہو رہی ہے - آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بزرگی اُس کی تمام عالم پر منکشف ہو رہی ہے - جبکہ تمام دنیا کے شہنشاہ عظیم آج اس کا دم بھرتے ہیں - اور اس بزرگ نام پر فدا ہیں - خداوند یسوع مسیح سچ مچ بزرگ ہے - اُس کی حمد و تعریف ہو -

بزرگ اور ہمہ صفت موصوف

انجیل مقدس میں صاف ذکر ہے کہ وہ المسیح جو دنیا میں آیا اور مجسم ہو کر مثل چھوٹے بچوں کے پیدا ہوا - اُس کے پیدائش کے ایام میں فرشتے کی معرفت خبر دی گئی کہ وہ بڑا آدمی ہو کر کس خصلت اور صفت کا انسان ہوگا - اور اُس کی زندگی کا مقصد کیا ہوگا - اور وہ عبارت ذیل میں ہے - کیونکہ وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا اور نہ مے اور نہ کوئی نشہ پئیگا - اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا - اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو اُن کے خداوند خدا کی طرف پھیریگا - لوقا ۱: ۱۵ و ۱۶ اس سے کئی باتوں کی پیشینگوئی نکلتی ہے (۱) بزرگ ہوگا (۲) پرہیزگار ہوگا - (۳) روح القدس سے بھرا ہوا ہوگا (۴) لوگوں کو خدا کی طرف پھیریگا - اور یہ تمام کام نجات دہندہ کے لئے

از حد ضروری ہیں اور یہ ہی سب خداوند یسوع مسیح اپنی زندگی میں کرتا رہا۔ اس نے اس کا انجیل مقدس کی رو سے جہاں کے نور ٹھہرنے اور بہشت کا دروازہ ہونے اور سچا گڈریہ بننے کا دعویٰ بالکل حق اور درست ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ وہ تمام صفات سے متصف تھا اور وہ ہی صرف اکیلا نجات دہندہ مسیح موعود ہے۔ جس کا اعلان اب تمام دنیا میں ہر ایک مخلوق کے آگے ہو رہا ہے۔ اور جو کوئی توبہ کرتا اور ایمان لاتا ہے وہ یقیناً نجات حاصل کریگا اور جو شک میں رہتا اور اس کو رد کرتا وہ کسی طرح سے بھی بچ نہ سکیگا۔ بلکہ اس پر خدا کا عدل پورا ہوگا۔ جس کے نیچے سزایاب ہو کر وہ عذاب ابدی کا مستحق ہوگا۔ اس لئے اب بذریعہ اس انجیل مقدس کے لوگوں کو خبر دی جاتی ہے کہ ہر ایک اس مفت نجات بخش کو قبول کرکے خدا کے فضل کو حاصل کریں۔ اب وقت ہے ورنہ موقع گذر جاویگا۔

بڑا دن! بڑا دن!! بڑا دن!!!

بڑا دن وہ ہے کہ جس میں کوئی بڑا کام ہو۔ ایک سب سے بڑا کام اس دن میں ہوا تھا۔ جس کی یادگاری میں یہ بڑا دن ہر سال مانا جاتا ہے۔ وہ کام انسان کی نجات کا معاملہ تھا۔ وہ جس نے یہ بڑا معاملہ طے کیا یعنی جس نے انسان کو گناہ اور اس کی سزا سے نجات دینے کیلئے اس دنیا میں اپنا قدم مبارک رکھا وہ دن بڑا دن ٹھہرا اور وہ دن انیس سو گیارہ برس گزرے کہ وقوع میں آچکا۔ یہ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کا دن تھا اور تب سے آج تک ہر سال اس کی یاد تازہ کی جاتی ہے اور تازہ کیوں نہ کی جاوے۔ یہ ماجرا کوئی معمولی اور عام نہیں تھا۔ بلکہ ایک بڑا بھاری اور عجیب اور نادر تھا۔ اس وجہ سے وہ دن آج کے دن تک بڑا دن کہلاتا ہے۔ سچ مچ یہ بڑا دن تھا کہ جس دن میں انسان کی ڈوبتی ہوئی کشتی پار لگانے والا پیدا ہوا تھا۔ اس لئے مسیحیوں کے لئے جو اس منجی سے نجات کی بڑی برکت کو حاصل کر چکے ہیں یہ دن بڑا دن ہے۔ کاشکہ دوسری قوموں کے لئے بھی یہ دن ایک بڑا دن سمجھا جاوے

ناظرین نور افشاں کو کرسمس تو مبارک ہو

کاشکہ کرسمس کی برکتوں سے تمام مسیحی ناظرین مستفید ہوں کرسمس کی حقیقی برکتیں صرف سچے مسیحی کو حاصل ہو سکتی ہیں کہ جس نے حق ایمان سے زندہ مسیح سے روحانی زندگی حاصل کرکے اپنے دل کو نئے سرے سے پاک و صاف کر لیا ہے۔ وہ نیا مخلوق بن گیا ہے اب اُس کی جڑ اوپر نہیں۔ بلکہ زندگی کے سوتے سے لگ گئی ہے اور اُس کی تراوت سے وہ اپنے ہر ایک کام میں پھلتا اور پھولتا نظر آئیگا یعنی پیدائش جس شخص کو حاصل ہو چکی ہے۔ وہ کرسمس کی مبارک تقریب پر اصلی خوشی منا سکتا ہے ورنہ صرف نام کے مسیحیوں کے لئے مسیح کا بیت اللحم کی سرائے کی چرنی میں پیدا ہونا کچھ بھی فایدہ بخش نہیں ہو سکتا۔ نہ وہ حقیقی خوشی کا مزہ جان سکتے ہیں ایسے لوگ ظاہرہ طور پر مسیحی کہلا کر ظاہری خوشیوں اور عیش و عشرت کے سامانوں سے ایک دن خوشی کر لیں مگر اصلی اور حقیقی خوشی سے جو صرف سچے مسیحیوں کا حق ہے کوسوں دور رہتے ہیں۔ اُن کا اندرونی تعلق زندگی کے چشمے سے ہوا نہیں ہے۔ اس لئے وہ سوکھے ہوئے درخت کی ڈالیوں کی طرح بے رونق رہیں گے۔ پر سچا مسیحی اس مبارک دن میں زیادہ قربت اور نزدیکی اپنے خداوند کی حاصل کرکے خوش اور شادمان ہوگا اور خدا کی حمد و ستائش کے بلند نعرے اُس کی زبان سے نکلیں گے۔ اُس کے لئے آج کا دن ضرور مبارک ہے۔ اور خوشی کرنا اُسی کا حق ہے۔

کرسمس کی خوشیوں کے حاصل کرنے کے لئے بہت سی خوبیوں اور لیاقتوں کی ضرورت ہے جو ایماندار کو حاصل کرنی ضروری ہیں۔ پر شک ہے کہ یہی خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں نہ کہ ہمارے اپنے نیک اعمال سے (۱) توبہ (۲) ایمان (۳) مسیح کے ساتھ شخصی تعلق (۴) روح القدس کی معموری جس کے وسیلے سے نئی پیدائش حاصل ہوتی ہے۔ (۵) فرزند بن جانا (۶) راستباز ٹھہرنا (۷) تقدیس حاصل کرنا۔ جب یہ تمام برکتیں اور نعمتیں حاصل ہو جاویں تب کرسمس کی حقیقی خوشی بلاشک ہمارا حق ہے۔ ورنہ ہماری خوشی محض جسمانی باتوں کے لحاظ سے عارضی ہوگی۔ کیونکہ حقیقی خوشی روحانی برکتوں میں ہے نہ کہ جسمانی خوشیوں میں۔

دنیا کا نجات دہندہ

کلام مجسم۔ روح اللہ۔ کلمۃ اللہ۔ لوگاس۔ ہمشبیہ سچن۔ ابن اللہ وغیرہ وغیرہ یہ سب نام ایک شفیع اور منجی عالم کے ہیں۔ جس کی خبر پیشتر سے تمام نبیوں نے دی تھی۔ اور آدم سے لیکر ملاکی نبی تک تمام نبیوں کا آنا اور اپنے پیغام لانا اور اپنے نوشتوں میں اشارتاً اور کنایتاً رسموں اور مختلف ریتوں کے وسیلے سے ایک نجات دہندہ کی خبر دینا خدا نے ضروری سمجھا اور اس لئے بہت سا زمانہ اس خدمت کے لئے مخصوص ہوا۔ جس کو پاک کلام کی بعض آیات میں طرح دینے کا زمانہ کہلاتا ہے۔ یا وہ وقفہ جس میں نجات دہندہ کے اس دنیا میں آنے کی انتظاری کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ جب وہ زمانہ گزر چکا تو پھر اُس کے بے کراں فضل و رحم کے اظہار کا زمانہ آیا جس کو انجیل کا زمانہ ہم کہیں گے۔ یہ زمانہ صلح اور سلامتی اور خدا اور آدمیوں کے درمیان رضامندی کا مبارک زمانہ اس وقت سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے۔ اور اُس کا خاتمہ روز حشر کو ہوگا۔ جب دنیا کا آخر ہونیکا زمانہ آویگا

اور آخری عدالت کے بعد دنیا کے خاتمہ کا زمانہ آجاوے گا پر موجودہ زمانہ ایک خاص بات کے لحاظ سے نہایت قابلِ قدر ہے کہ اس میں مژدہ نجات بخش کا اعلان ہوتا ہے اور خدا بڑے صبر سے دنیا کے لوگوں سے بازگشت کا طالب ہے یا یوں کہو کہ اُس نے توبہ کرنے اور ایمان لانے کا موقعہ و فرصت اب دے رکھی ہے۔ تاکہ اس درمیانی وقت میں دنیا کے لوگ اپنی آخری بھلائی اور بہبودی کو سمجھ کر خدا کی طرف پھریں اور توبہ کرکے اور ایمان لاکر اُس کی بخشش کے حقدار بن جاویں۔ اس لئے مبارک وہ لوگ ہیں جو اس بڑے موقعہ اور فرصت کو غنیمت جانیں اور اس مژدہ نجات بخش کے شنوا ہو جاویں جو یہ نجات دہندہ انجیل مقدس اور اپنے خادمانِ دین کے وسیلے سے دنیا کے تمام لوگوں کو سُنا رہا ہے۔ اور از حد کمبخت اور بے نصیب وہ لوگ ہیں جو اس مژدہ نجات بخش کو سن کر بھی اپنے کانوں میں تیل ڈال کر خاموش ہو رہتے اور خواب غفلت میں سوئے رہتے ہیں۔ اچانک ہلاکت اور بربادی اُن پر آپڑے گی اور وہ نجات سے بالکل محروم ہو کر ابدی عذاب میں ڈالے جاوینگے۔ اس لئے ہماری منت ہے کہ اس نجات دہندہ پر جو تمام دنیا کے بچانے والا ہے آج ایمان لاؤ اور نجات کو حاصل کرو اور ہمارے ساتھ اس بڑے دن کی خوشی میں شریک ہو کر خدا کی حمد و ستائش کرو۔

جیسا کہ ہم کسی گذشتہ نمبر میں درج کر چکے ہیں کہ اس سال ہمارا لودیانہ کلیسیا کا سنڈے اسکول تعلیم بائبل کے لحاظ سے بہت عمدہ رہا ہے۔ اب ۱۷ تاریخ کو اس کا جلسہ سالیانہ منعقد ہوا جس کے صدر نشین ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب تھے جس میں کامیاب طلبا کو انعام تقسیم کیا گیا اور کھیل و تماشہ بھی ہوا اور مٹھائی اور چائے بھی تقسیم ہوئی اور بڑی خوشی کی گئی کل کلیسیا کے چھوٹے بڑے ممبر حاضر تھے۔

مراسلات

بڑی خوشی کی خبر

کیوں آج گھر گھر خوشی منائی جارہی ہے؟ کیوں سبھی اپنے اپنے دوستوں اور آشناؤں سے مبارکبادی کے پیغام قبول کر رہے ہیں؟ کیوں آج اُن کے چہروں کی رونق دو بالا ہو رہی ہے؟ کیوں تمام دنیا میں آج جگہ بجگہ خوشی کے جلسے ہو رہے اور کرسمس ٹری بنائے جا رہے ہیں! کیوں آج مسیح کے دلدادہ پھولے نہیں سماتے؟ ذرا تھوڑی دیر کے لئے بیت لحم واقعہ ملک کنعان کی سرائے میں چلیں جہاں اردگرد کے ملک سے لوگ اس کثرت سے جمع ہوئے ہوئے ہیں کہ کندھے سے کندھا بھڑتا ہے۔ بلکہ تل دھرنے کو جگہ نہیں۔ وہاں ایک بے معلوم اور غریب خاندان میں جنکو اُس بھیڑ کے سبب سے سوائے چرنی اور کہیں جگہ نہیں ملی "ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ سلطنت اُس کے کاندھے پر ہے اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہیں"۔ کیا؟ ایسے عجیب و غریب نام تو صرف خدا کی شان کے شایاں ہیں بیشک یہ تمام صفتیں خدا ہی کی شان سے واسطہ رکھتی ہیں لیکن اس لڑکے میں بھی پائی جاتی ہیں۔ کیوں نہ ہو یہ تو خدا کا لخت جگر ہے کیونکہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ وہ اگرچہ ایک نامعلوم گھرانے میں پیدا ہوا اور اس جہان کے لوگوں میں عام طور پر اس نادر موقعہ کے لئے اظہار خوشی نہ ہوا تاہم یہ واقع جو انجیل میں معجزانہ تھا آسمانی تعریف کی شہادت رکھتا ہے اور یکایک اُس فرشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کا ایک گروہ خدا کی حمد کرتا اور یہ کہتا ہوا ظاہر ہوا کہ "عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح"۔ نہ صرف ان گڈریوں اور مجوسیوں ہی کے دل خوشی سے بھرے ہوئے تھے۔ بلکہ اُس وقت سے لیکر آج تک ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں خدا کی اس عجیب بخشش کے لئے لوگوں کو از حد خوشی حاصل ہوتی رہی ہے۔ اس لئے کہ یہ وہ بخشش ہے جس کو قبول کرنے سے گنہگار ہمیشہ کے لئے گناہ کے پنجہ سے چھوٹ جاتا۔ محض اخلاقی آدمی مرد خدا بن جاتا۔ غرضیکہ ہر انسان گویا موت سے نکل کر زندگی میں آجاتا ہے۔

کاشکہ ناظرین آپ کے دل میں اُس منجئی جہان کی پیدائش کی حقیقی خوشی ہو۔ نہ کہ محض ضیافتیں کھانے اور کھلانے میں کاشکہ آپ کے یہ تمام اظہار آپ کی دلی مسرت کا اظہار ہوں نہ کہ رسمیہ۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ آیا آپ کے دل میں مسیح نے پیدائش حاصل کی ہے یا نہیں۔ کیا آپ نے اس بے بہا تحفہ سے فیض اٹھایا ہے یا نہیں۔ کیا آپ بے تامل کہہ سکتے ہیں کہ آپ گناہ سے آزاد ہو گئے ہیں اور گناہ کا زور آپ پہ ٹوٹ گیا ہے؟ اگر یہ نادر بخشش یعنی پاکیزگی ہاں بلکہ قائم رہنے والی پاکیزگی آپ کو حاصل نہیں ہوئی تو آج ہی اس کی فکر کریں۔ ایک سال اور ختم ہونے والا ہے گویا آپ ۳۶۵ دن قبر کے اور زیادہ نزدیک آگئے اور کون جانتا ہے کہ آپ دوسری صبح کی روشنی کو دیکھ سکیں گے؟ یہ مسئلہ موت اور زندگی کا مسئلہ ہے۔ ابدی زندگی یا ابدی موت۔ ایک طرف تو کیا ہی دل لبھانے والے اور پُر مسرت الفاظ ہیں اور دوسری طرف کیا ہی ڈراونے اور ہیبت ناک! جس کو چاہیں قبول کریں۔ آئندہ زندگی کے خطرے سے آگاہ کر دینا ہمارا کام ہے۔ آپ کا اختیار ہے کہ مانیں یا نہ مانیں۔ اے جوان تو اپنی جوانی میں خوش ہو اور اپنی بلوغت کے دنوں میں اپنا جی بہلا

اور اپنے دل کی راہوں میں اور اپنی آنکھوں کی منظوری میں چل۔ پر جان رکھہ کہ ان تمام باتوں کے لئے خدا تجھے عدالت میں لائیگا"۔ لیکن آپ اگر اس قدر خوش نصیب ہیں کہ آپ کو پاکیزگی کا عہدہ مل گیا ہے تو پھر بھی آپ کے لئے کچھہ باقی ہے۔ یعنی یہ کہ "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ"۔ کیا اس پیغام کی بجاآوری میں آپ کوشش کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو آج ہی شروع کریں۔ کاشکہ ہم فرشتوں کے ہمزبان ہو کر اپنے اردگرد کے غیر اقوام میں یہ کہہ سکیں کہ "دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو ساری امت کے لئے ہے کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند"

مُبارک ہو گنہگار و کہ بیٹے امام آیا ہے۔
تمہارے واسطے بخشش کا وہ پیغام لایا ہے"
"مبارکباد ہو تم کو مسیح استاد آیا ہے
خوشی ہو شادمانی ہو کہ یہ میلاد آیا ہے"

الراقم این۔ جلی چیچ آف گاڈ۔ لاہور

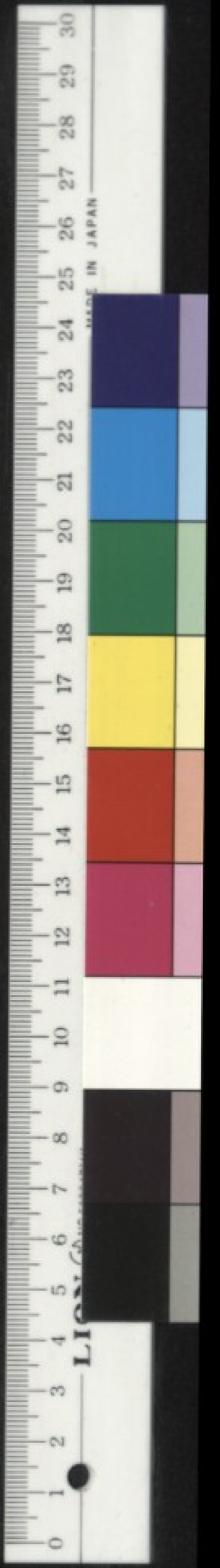
بڑا دن

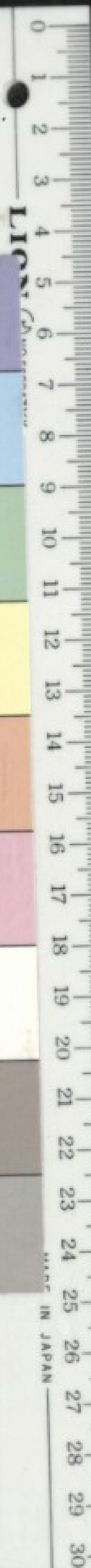
مسیحی بھائیوں کو بڑا دن مبارک ہووے

میرے کرم فرما پادری جمیل سنگھ صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر نورافشاں نے مجھہ کو ارشاد فرمایا کہ میں ایک معروضہ ناظرین نورافشاں کی خدمت اقدس میں ارسال کروں لہذا ذیل کی انجیل یعنی خوشی کا پیام نہایت ادب کیساتھہ ہدیہ ناظرین ہے۔ اس وقت مجھہ کو خداوند کے کلام کی وہ آیت جو فلپیوں ۴ میں مندرج ہے یاد آرہی ہے۔ بلکہ مجھہ کو مجبور کر رہی ہے کہ میں اس آیت کے وجود کو آپ لوگوں کے سامنے حق شناسی کے لئے کھڑا کروں۔ یعنی اے میرے پیارے بھائیو خداوند میں خوش رہو۔ وہی بات تم کو بار بار لکھنا میرے لئے تکلیف نہیں اور تمہارے لئے سلامتی کا باعث ہے۔ میری اور آپ کی بڑے دن کی خوشی خداوند میں ہے۔ بازاری چیزوں سے بے شک زبان کو اور جسم کو تھوڑی دیر کے لئے خوشی ملتی ہے۔ یہ میرا اور آپ لوگوں کا تجربہ ہے شراب سے جسم کو سرور ہو جاتا ہے لیکن ہم بڑے دن کی خوشی سے علیحدہ بلکہ کوسوں دور ہو جاتے ہیں۔ خداوند کے کلام کا فیصلہ یہ ہے۔ شراب پی کے متوالے نہ ہو۔ کیونکہ اس میں خرابی ہے بلکہ روح سے بھر جاؤ یعنی روحانی خوشی سے معمور ہو جاؤ۔ افسیوں ۵: ۱۸ و ۱۹ پھر تمام دن اور رات خوب زور زور سے چلا چلا کر نعروں کے ساتھہ زبور اور گیت اور روحانی غزلیات گائینگے۔ اس طرح ہمارا مقابلہ فرشتگان کیساتھہ شروع ہو جاویگا۔ بڑے دن کی رات کو آسمانی لشکر کی ایک گروہ تعریف کی آوازوں کے ساتھہ یہ گاتی ہوئی زمین پر نمودار ہوئی کہ خداوند کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے ....

بھائیو! کاشکہ ہم خداوند کے پاک دل کو دیکھہ سکتے وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم دلی تعریف کے ہدیہ اس کے حضور اس کی نذر گذرانیں۔ ہم تعریف کو کامل کریں۔ کیونکہ فرشتگان کی آسمانی تعریف کامل ہے اور زمین کی تاہنوز نامکمل اگر آپ مجھہ کو تھوڑی دیر کے لئے معاف فرما دیں اور موقعہ دیں تو صفائی کے ساتھہ یہ عرض کروں گا کہ بہت سے عیسائی جو حقیقت میں صرف نامی ہیں۔ اس مبارک دن میں سلامتی کے شہزادہ کی بے عزتی کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ شراب کو اور اُن گناہوں کو جو شراب سے تعلق رکھتے ہیں اس پاک اور مبارک دن میں آزادی کے ساتھہ کرتے اور اس خوشی کے بانی کو دوبارہ مصلوب کرتے ہیں اور یہ کر کے غیر اقوام کے لئے بد نمونہ اور اُن کو خداوند کے پاس آنے سے روکتے ہیں۔ خداوند کے کلام کا فیصلہ شادمانی کی نسبت یہ ہے کہ خداوند میں خوش رہو۔ خوشی خداوند میں ہے۔ ہم کو خداوند مسیح کے نام کا سرور چڑھہ جاوے بڑا دن ہر ایک مسیحی کے لئے حقیقت میں بڑا دن ہووے

ہماری زندگیوں میں بڑا دن وہ ہے جس دن کہ ہر گز گناہ کی طرف سے مردہ اور راستبازی میں زندہ ہوتے ہیں۔ گویا ہمارے اندر یا دل میں خداوند یسوع مسیح کی سلطنت شروع ہو جاتی ہے۔ رومیوں ۶: ۱۲ گناہ تمہارے جسمانی بدن پر حکومت نہ کرے جب ہماری باطنی خوشی بڑھہ جاتی ہے تو وہ جسم کے ذریعے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور کاشکہ ہم بڑے دن کی پاکیزگی کو سمجھیں ..... گذشتہ سال ہمارے لاہور کے مسیحی بھائیوں نے اسبات کی کوشش کی تھی کہ کرسمس کی مبارکبادی کا پیغام اہل لاہور کو کیسے بعد دیگرے ملجاوے سو انہوں نے سنہلی کارڈ چھپوا کر اور اس میں آیت مندرج کر کے اہل شہر کی خدمت میں پیش کئے میں اس جلالی خدمت کے لئے اُن نوجوان مسیحی بہادروں کو مبارکبادی دیتا ہوں اور دوسرے قدم کے لئے آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں۔ دوسرا قدم شراب کا روکنا اگر اس سال یہ کوشش کی جاوے کہ شراب قطعی طور پر مسیحیوں کے گھروں میں داخل نہ ہوئے تو بڑا ایک اور مبارک فتح کا کام ہوگا۔ جب ہم نے خداوند مسیح کا ایک حکم مانا تو دوسرے کے ماننے میں مشکل درپیش نہ ہوگی۔ وقت کے لحاظ سے مناسب تھا کہ ہم استاد ہوتے وقت اور بے وقت تارکی بخشش خدمت کو انجام دیتے بڑے دن کی خوشی گویا نجات کی شادمانی میں رہتے ہوئے عزت اور بے عزتی کا خیال نہ کرتے ہوئے صبر کے ساتھہ حق کی خاطر شادمانی کا جھنڈا دنیا میں اونچا کرتے پڑھنے والو دیانتدار مسیح میں نوجوانوں بال اور پر سے اڑنیکا وقت آگیا ہے گاؤ خانہ کے بچھڑوں کے طرح کودو یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ جو ۲۵ دسمبر کو پیدا ہوا جو میری اور آپ کی نجات کے لئے تنہا سا بچہ بنا اب جلالی حالت میں روحی آسمانی گروہ کے ساتھہ جو پیدائش کے وقت نمودار ہوئی تھی بادلوں پر سوار ہو کر چور کی طرح آنے والا ہے۔ مبارک ہیں وے جو جاگتے رہتے اور اپنی زندگی کے بڑے دن کا دیانتداری کے





ساتھ اشتہار اور اعلان دیتے رہتے ہیں ہی اُس کے ساتھ بنی اسرائیل کے بارہ تختوں پر بیٹھکر سلطنت کرینگے۔

اور کاشکہ میں اُس دن کی جلالی خوشی میں نہیں آئے مہربانی سے آپ اپنے اپنے شہر کے ان نجات یافتہ عیسائیوں کے پاس جائیے جن کو آپ پہلے حقیر ان کی دینداری کی وجہ سے سمجھتے تھے جو اکثر آپ کو طرح طرح کی محبت آمیز باتوں سے اور پرجوش پیغاموں سے ہوشیار کرتے رہے اور اس کے عوض آپ بدسلوکی اور کڑواہٹ اُگلتے رہے ہیں آپ کو دل سے اس جلالی خوشی کا وارث بنا چاہتا ہوں جو ازل سے خداوند نے ابدی بخشش کے جوش میں وعدہ فرما کر تیار کی ہے۔ اس کو پڑھتے ہی نذر جائیے اور ان سے آج کے دن کی خوشی کا بھید دریافت کیجیئگا۔ خودی کو چھوڑ کر جائیے۔ تحول کو ہمراہ نہ لے جائیے۔ نیک نیتی اور خلوص دلی کیساتھ جائیے۔ خداوند آپ کو بڑی برکت دے گا یہ آخری زمانہ ہے جو کیا اس کی پکار کو منظر رکھیگا۔ ایسا نہ ہو کہ بے پروائی میں ہلاکت کے فرزند ٹھہر جاؤ۔ دل تو بھرا ہوا ہے۔ قلم رکنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے اڈیٹر صاحب کی محبت کا خاص خیال کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی آنکھ بائی آئینہ سپنگ جاتی ہے۔ اس لئے اس خوشی کے پیغام کو مبارکبادی اور دعا کی حالت میں سربسجود ہوتے ہوئے بند کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر سلامتی کا شتمبر حسین خاں اے پی مشن لودیانہ

ضرورت

لڑکیوں کے ایک امتحم سکول کے لئے ایک میٹرن کی ضرورت ہے جو علاوہ میٹرن کے کام کے اپر پرائمری تک تعلیم بھی دے سکے اور ساتھ ہی کھانا بھی پکا سکے۔ ذیل کے پتہ پر درخواستیں آنی چاہئیں۔

المشتہر مس سٹرکلینڈ۔ ترنتارن ضلع امرتسر

وعظ بڑے دن کے لئے

یسعیاہ ۹:۶

اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب۔

آج بڑا ومبارک دن ہے چاروں طرف سے خوشی کی آوازیں آرہی ہیں۔ ہر ایک کے چہرے پر نظر کرنے سے چہرے بشاش معلوم ہوتے ہیں۔ لوگ صبح سویرے اٹھتے ہی ایک دوسرے کو مبارکباد کہنا اور انعام دینا شروع کردیتے ہیں آج کے دن رنج وملال دور ہوتے دشمنوں میں محبت اور دوستی ہو جاتی ہے۔ یہ دن اور دنوں جیسا ۲۴ گھنٹے کا تو ہے۔ لیکن تو بھی نہایت ہی مقدس اور دل عزیز اور پرفضل دن ہے لوگ پوشاکیں بدل کر گویا نیا جنم لیکر عبادت خانوں کو جارہے ہیں تاکہ عبادت میں خدا باپ کی شکرگزاری کریں کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا ہے۔ کہ جس کا نام عجیب ہے۔ اسی سبب سے تمام جہاں میں خوشیاں ہو رہی ہیں۔ عزیزو آج کا دن ایک عجیب شخص کی پیدائش کی یادگاری کا دن ہے یاد ہو گا یہوواہ کا فرشتہ کہ جس میں خدا کی حضوری کا اپ دادوں پر بار بار ظہور ہوا اور جس میں خدا کا نام تھا۔ جب وہ منوحہ پر ظاہر ہوا۔ تو اُس نے یہ فرمایا تھا کہ میرا نام عجیب ہے۔ قاضی ۱۳:۱۸۔ چنانچہ یسعیاہ نبی نے اپنی کتاب کے ۹:۶ میں سات سو سال اس تولد شریف سے پیشتر پیشینگوئی کی ہے۔ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا سردار۔ پیارو غور کرو کیسے عجیب شخص کے تولد اور کیسی بڑی بخشش کی پیشینگوئی ہوئی تھی جو پوری ہوئی کہ جس کی آج یادگاری کی جاتی ہے جس اس لڑکے کی نسبت تو باتیں غور کے لائق ہیں۔ جو فی الحقیقت بہت ہی عجیب ہیں۔

۱۔ یہ لڑکا جسکے تولد کی یادگاری ہو رہی ہے۔ اس لئے عجیب شخص ہے۔ کہ وہ خدا اور انسان ہے کہ جس میں الوہیت کا سارا کمال مجسم ہو رہا ہے۔ کلسی ۲:۹ سے ۲۔ پس عزیزو خدا کے تجسم کا ادب کرو اور اس کا شکر کرو۔ خدا کا تجسم خداوند مسیح کی انسانی روح میں ہوا اور ایسا کہ جیسا روح انسانی کا تجسم اس کے بدن میں ہے تجسم سے خدا کا بدن میں نہ تو حلول ہوا اور نہ محدود ہو گیا۔ جیسا کہ انسانی روح لطیف اور غیر فانی ہے اور بدن یا جسم مادی اور کثیف ہے۔ تو بھی ان دونوں کا ایک دوسرے سے اتصال ہے۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ یہ دونوں کیسے ملے ہوئے ہیں اور روح بدن کے کس حصہ میں رہتی ہے یہ جان لینا انسان کی عقل وفکر سے بالاتر وباہر ہے۔ ویسا ہی خدا کا تجسم بھی۔ ایسا عجیب ہے کہ وہ انسان کی عقل سے بالاتر وباہر ہے۔

۲۔ اس عجیب نام والے شخص کی پیدائش بھی عجیب ہے۔ یسعیاہ ۷:۱۴۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوئیل رکھیگی متی ۱:۱۸ سے ۲۳۔ واہ اُس کی کیسی محبت ہے کہ وہ جو غنی تھا ہمارے لئے مفلس بن گیا

۳۔ اس کا نام عجیب ہے مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا سردار۔ عمانوئیل خدا ہمارے ساتھ۔ یسوع گناہوں سے بچانیوالا۔ کلام خدا خداوندوں کا خداوند۔ الفا۔ اور اومیگا جو تھا اور ہے اور آنیوالا ہے۔ مقدس یوحنا کی انجیل کے ۱:۱ اور ۱۴ سے ظاہر ہے کہ وہ کلام جو خدا تھا مجسم ہوا اور وہ اصل زبان کا لفظ جس کا ترجمہ کلام ہوا ہے لوگاس ہے کہ جس کے دیگر معنے عقل وحکمت کے بھی ہیں۔ جو خدا کی ذات میں ازل سے موجود ہے۔ کیونکہ عقل کے بغیر عاقل اور حکمت کے بغیر حکیم اور کلام کے بغیر متکلم نہیں ہو سکتا۔ ہم عقل رکھنے سے عاقل۔ حکمت سے حکیم اور کلام سے متکلم مانے جاتے ہیں۔ جیسا کہ انسان کی عقل وحکمت وکلام کا حال ہے کہ وہ مجسم ہو کر اپنا ظہور دکھانے سے محدود نہیں

ہو جانے بلکہ وہ ویسے ہی کام میں لائے جانے کے بعد عاقل حکیم اور متکلم کے دل ذہن اور حافظہ میں رہتے ہیں۔ تو کیوں ازلی عقل و حکمت و کلمہ کے مجسم ہونے سے خدا میں کوئی کمی یا نقص مانا جائے۔ اور جیسا کہ انسان میں شخص ظاہری و باطنی باعتبار روح اور جسم کے دور ہوتے ہیں اور شخص باطنی اکثر ظاہری سے بولا کرتا ہے اور اس سے انسان کے شخص واحد ہونے میں کچھ نقص نہیں آتا تو کیوں خدا کی ذات واحد میں اقانیم کے ہونے سے وحدت کا انکار مانا جائے۔ پس آج جس کی تولد کی یادگار ہو رہی ہے فی الحقیقت عجیب ہے۔

۴۔ **عجیب جوانی**۔ لوقا ۲: ۵۲ وہ لڑکا بڑھتا۔ قوت پاتا گیا۔ اور حکمت سے معمور ہوتا گیا۔ جیسا کہ انسانی روح و بدن کا خاصہ ہے۔ ویسا ہی اس عجیب شخص کامل انسان کا ہے۔ وہ ہر ایک درجہ میں عجیب ظاہر ہوتا ہے۔ بچپن سے جوانی تک والدین اور رشتہ داروں اور جان پہچانوں کے آگے اُس کی بے نقص تابعداری تھی دیکھو انجیل۔ طفولیت اور قرآن سورہ عمران ۵ رکوع ۴۹ میں تو اسے اس طفلگی کے درجہ میں باذن اللہ پرندوں کا خالق اور بہت ہی عجیب کاموں کا کرنے والا قرار دیا ہے۔ پس یہ کیسا عجیب تھا کہ جب وہ بارہ برس کا تھا تو عالموں سے کلام کرتا تھا اور وہ اس کی حکمت علم اور پر فضل باتوں سے ششدر و حیران تھے۔ ہاں اس کے ہونٹوں میں لطف بھایا گیا تھا۔ مزمور ۴۵: ۲

۵ **عجیب کام**۔ جب اس سے یہ سوال کیا گیا کہ آنیوالا تو ہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں تو جیسا درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ویسا ہی وہ اپنے کاموں سے پہچانا گیا۔ اُس نے فرمایا کہ جاؤ بیان کرو کہ اندھے دیکھتے۔ لنگڑے چلتے پھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے اور بہرے سنتے ہیں اور مردے زندہ کئے جاتے ہیں۔ اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نہ کھائے۔ متی ۱۱: ۳-۶

لوقا ۴: ۱۶-۳۲

۶۔ **عجیب باتیں**۔ لوقا ۴: ۲۲ اور سب نے اُس پر گواہی دی اور اُن پر فضل باتوں پر جو اُس کے منہ سے نکلتی تھیں تعجب کر کے کہنے لگے کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں؟

۷۔ **عجیب دعوے**۔ یوحنا ۵: ۱۷ و ۱۸ و ۲۱ سے ۲۸-۱۰-۲۸ و ۳۰ و ۳۸-۱۱: ۲۵-۹: ۱ سے ۷-۱۴: ۱ جب ہم اپنے خداوند کے ہر ایک دعوے پر غور کرتے ہیں تو ابتداء دنیا سے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس نے ایسے بڑے دعوے کرکے انکو ثبوت کو پہونچایا ہو جیسا کہ اس عجیب شخص نے اپنے ہر ایک دعوے کو ثبوت کو پہونچایا ہے۔

۸۔ **عجیب موت اور اُس پر فتح**۔ یسوع راستباز پر سب کچھ آتا ہی۔ اُس پر ٹھٹھا ہوتا وہ صلیب دیا جاتا مجرموں میں شمار کیا جاتا۔ ایسی حالت میں ہو کر گناہ گار کو فردوس میں اپنے ساتھ جگہ دیتا ہے۔ اُس کی موت سے مردے زندگی پاتے وہ موت پر غالب ہو کر جی اُٹھتا جب وہ دنیا میں آیا تو اس نے کنواری کے پیٹ سے جنم لیا۔ اور پھر جب وہ آسمان کو جانے والا تھا تو کنواری قبر جس میں کوئی کبھی رکھا نہ گیا تھا جی اُٹھا اور آسمان پر صعود فرما کر اپنے شاہی اختیار سے اچھے انعام بخشتا ہے۔

۹۔ **عجیب گواہی یا خبر**۔ اعمال ۱: ۱۰ و ۱۱ یہی خداوند یسوع پھر آویگا۔ پیارو آج ہم اس عجیب نام و کام والے شخص کی پہلی آمد کی یادگاری کر رہے جو سراسر عجیب ہے۔ اور لاثانی شخص ہے۔ افسوس ہے کہ بہت لوگ جیسے اُس کی پہلی آمد کے لئے تیار نہ تھے۔ ویسے ہی بہت لوگ اُس کی دوسری آمد کے لئے بھی تیار نہ ہونگے۔ کیا جب وہ آویگا تو ہم میں ایمان پاویگا۔ پیارو تم ننگر زاس کے ساتھ ایسے مجسم ذُو لولد کا ادب کرو۔ اور بیٹے کو چومو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بیزار ہو اور تم ہلاک ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا سیاہ دینی کی برداشت نہیں کرتا۔

راقم۔ T.H.

"تیرے گھر کی غیرت مجھ کو کھا گئی"

پیارے ناظرین۔ آداب مجھکو نور افشاں مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کے مضمون بزیر عنوان ہندوستانی مسیحیوں اور مشنری صاحبان سے اپیل پڑھکر سخت قلق اور رنج ہوا ہے۔ یہ اپیل مسٹر محمد مظہر خاں لودیانوی کی طرف سے شایع ہوئی ہے جس میں کہ ہندوستانی صاحبان کی ہمت جو کہ وہ نور افشاں کی اشاعت کے بارہ میں دکھا رہے ہیں۔ ظاہر کی گئی ہے۔ اور سچ تو یوں ہی ہے کہ ہم ہندوستانی مسیحی سخت گہری نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ اور نمعلوم ہمارا کیا حشر ہوگا۔ اس واسطے میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ میں اس اپنے ارادے کو ظاہر کروں جس سے کہ مجھکو یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ میں اور تمام دیگر اخباروں اور ناولوں کو چھوڑ کر کیوں نہ اپنے مذہبی اور قومی اخبار کی زیادہ اشاعت اور قدر کرنے کی طرف رجوع کروں +

نور افشاں کا ممبر بننے کے لئے مجھکو آپ کے اشتہار نے بالکل رجوع نہیں کیا۔ کیونکہ عرصہ ۲ سال سے برابر با تو بورڈنگ اسکولوں سے یا مدرسوں کی لائبریوں سے مُفت میں لاکر پڑھتا رہتا تھا۔ لیکن کبھی بھی ایسا خیال پیدا نہیں ہوا۔ کہ میں اس کا مستقل طور پر ممبر بنوں۔ لیکن دیگر مذاہب والوں کی جھوٹی گپّوں کی اشاعت سے جو وہ اپنے اپنے اخباروں میں جیسا کہ جنگ اطالیہ و ٹرکی کے معاملہ میں دکھایا گیا ہو۔ یا اسی طرح کے اور بیہودہ خیالات جو ان میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہتے ہیں میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا۔ کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں کسی نہ کسی طرح اپنے قومی اور قدیمی اخبار کا مطالع کروں اور حتی الوسع اس کی مدد کروں۔ چنانچہ نور افشاں کا خریدار بننے سے پیشتر میں نے اپنا ارادہ اپنی ہمراز پر ظاہر کیا۔ جس کو کہ انہوں نے بڑی خوشی سے منظور کیا۔ اور مجھکو فوراً اجازت دیدی کہ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء سے تم نور افشاں منگوایا کرو جس کو میں خود بھی پڑھا کروں گی۔ چونکہ آپ نے اشتہار بھی اسی اثنا میں دیدیا تھا کہ جو بھی

سے خریدار ہو جاوینگے اُن کو دو تین ماہ کے اخبارات مُفت میں ارسال کئے جاوینگے۔ اس واسطے فوراً ہی آرڈر دیا گیا اور خریدار بنگیا +

آپ یقین جانئے۔ کہ اگر مقابلہ کیا جاوے۔ میں بالکل اتنی طاقت نہ رکھتا تھا۔ کہ نُورافشاں کا چندہ دیسکتا۔ تاہم میں نے تین ماہ پیشتر سے کوشش کی۔ کہ چند ایک ناجائز عادت کہ جس سے میری جسمانی طاقت قائم رہ سکتی۔ ترک کروں۔ اور اس سے جو بچت ہو اُس سے اپنے قومی اخباروں اور قوم کی مدد کروں۔ اور اپنے پیارے مُنجی کی خدمت کرنے کا ایک وسیلہ بن جاؤں +

جو ناجائز عادتیں میں نے ترک کیں اُن سے مجھکو اب تک قریباً ۵ روپیہ کی بچت ہوئی اور اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ میں اب کس طرح آسانی سے گذارہ کر سکوں گا چونکہ میں ایسا کر سکا۔ لہذا مجھکو یقین ہے۔ کہ میرے اور مسیحی بھائی ضرور ایسا کر سکتے ہیں۔ اور وہ ناجائز عادتیں مجھ میں کونسی تھیں ”چاے کا استعمال اور حقہ اور سگرٹ وسیگا پینا“۔ ان اشیا نے ہم مسیحیوں میں ایسا گھر کر لیا ہوا ہے۔ کہ نہ ہی ہم گھر کے رہے۔ نہ باہر کے۔ نہ دین کے اور نہ دنیا کے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بہت سے ایسے ہیں جو بالکل ان کا استعمال نہیں کرتے۔ پر عام طور پر ایسا ہی پایا جاتا ہے۔ اور پھر مجھکو یہی بچت کا ایک فائدہ نہیں بلکہ جسم میں صحت اور چہرہ پر رونق ہوگئی اور بھوک عمدہ لگتی ہے۔ پیٹینٹ دواؤں کے خرچ سے بھی بچگیا۔ اس پر طرفہ یہ کہ جہاں راتوں نیند نہ پڑتی تھی۔ دماغ میں تھکاوٹ رہتی تھی۔ کسی طرح کے مطالع کو دل نہ کرتا تھا۔ اب علاوہ اپنے منصبی فرائض کے چھ سے آٹھ گھنٹے تک اچھی طرح پڑھنے میں مشغول رہتا ہوں۔ اور دل و دماغ کام کرنے کی طرف خوب مائل ہو گئے ہیں۔ خیر بالفعل میں ہندوستانی مسیحیوں کی حالت پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ مصمم ارادہ کر لیا ہوا ہے۔ کہ آئندہ موقعوں پر ضرور غور کروں۔ کیونکہ صرف یہی باتیں ہی نہیں۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ چڑھکر اور ہیں۔ جن کی اصلاح ہونی از حد ضروری اور لازمی ہے۔ پس میں اپنے اُن مسیحی بھائیوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اُن میں خریداری کی طاقت نہیں۔ اگر وہ میرے مندرجہ بالا طریقہ کو استعمال کریں۔ تو ضرور فائدہ ہوگا۔ پر ذرا ٹھیرنا۔ ایک بات کا بیان کرنا تو میں بالکل ہی بھول گیا۔ جو کہ ہر ایک مسیحی کے واسطے نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ اور وہ صرف یہی ہے۔ کہ پہلے آپ خاکساری سے اپنی منجی خداوند کے سامنے سرنگوں ہو جائیں اور رو رو کر اس سے استقلال کے لئے دعا اور مدد مانگیں۔ جو کہ ضرور آپ کو ملیگی کیونکہ پاک نوشتوں میں صاف آیا ہے۔ کہ ”تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو۔ تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں ملینگی“ +

اخبارات کے پڑھنے سے جو فوائد کسی شخص کو ذاتی طور پر یا کسی قوم کو مجموعی طور پر پہنچتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ تو ہیں نہیں۔ لہذا اُنکے مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پر مختصر طور پر اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ آج ہمارے ہندو و محمدی بھائی جو ترقیاں کر رہے ہیں۔ اور اُن میں سے ہر ایک کی جو بڑی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ اس ترقی کے میدان میں بڑھکر قدم رکھیں۔ کہ ہمیں بیچارے ہندوستانی مسیحی جنہوں نے اپنے انگریز و دیگر غیر ممالک کے مسیحی بھائیوں کی طفیل آج نیچ بھائیوں کو جو دیسیوں کے سن ۱۸۵۷ء کے غدر سے پیشتر نہایت ہی خستہ حالت میں تھے۔ اُن کے مقابلہ میں اُٹھا کھڑا کر دیا ہے۔ گو کہ سبقت نہ لیجائیں۔ اور سچ تو یوں ہے کہ ہم اخبارات ہی کی طفیل جو اب جگہ جگہ کوسوں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کے حالات اور طرز زندگی دریافت کر سکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرنے میں ہمدرد اور ہمراز ہو سکتے ہیں۔ ورنہ ہر ایک بشر سے تو ہماری جان پہچان ہے نہیں۔ دیگر اگر ہو بھی۔ تو اس قدر خطوط لکھنے کا وقت اور خرچ کون برداشت کرے۔ غرضیکہ اگر ہمارے ناظرین چاہتے ہیں۔ کہ وہ قوم کہلاویں۔ تو پہلا اُن کا فرض یہی ہے۔ کہ اپنے قومی اخبار کی کسی نہ کسی طرح مدد کریں +

یوں تو صوبہ پنجاب کی مسیحی آبادی تین لاکھ بتلائی جاتی ہے۔ لیکن ہم اُن تمام اشخاص کو جن کی تعداد ایک لاکھ تصور کرتے ہیں۔ اور ہندوستانی زبان سے واقف نہیں ہیں۔ بالفعل الگ رکھتے ہیں۔ اور دو لاکھ کا اندازہ لگاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسیحیوں میں ۲۰ فیصدی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اِس لحاظ سے ہندوستانی زبان لکھنے اور پڑھنے والے ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے۔ اگر چار عدد کا ایک خاندان ہو۔ تو تیس ہزار خاندان ہوتے ہیں۔ اگر بیس ہزار خاندانوں کی ماہوارہ آمدنی ۱۰ روپیہ یا ۱۰ روپیہ سے کم تصور کریں۔ تو قریباً دس ہزار خاندان ایسے انہیں صوبہ پنجاب میں موجود ہیں۔ جن کی آمدنی ۱۰ روپیہ یا ۱۲ روپیہ ماہوار سے اوپر ہوتی ہے۔ اور جو اچھی طرح سے سال بھر میں دو روپیہ آٹھ آنہ اپنے قومی اخبار کی خریداری کے لئے خرچ کر سکتے ہیں +

اے پیارے ناظرین میری اس وقت ان اعداد پر کوئی بحث نہیں۔ ممکن ہے۔ کہ میں نے اس انداز میں غلطی کی ہو۔ سو آپ اپنا اپنا حساب لگا کر درست کر لیں۔ اب جبکہ دس ہزار خریدار پیدا ہو سکتے ہیں۔ تو کیوں نہ ہمارا قومی اخبار ترقی پر ہو۔ اور ہم ایک دوسرے کی مدد کرنے میں کوشاں رہیں۔ لیکن صرف آپ صاحبان کے حوصلہ کی ضرورت ہے۔ اگر کچھ ہوش ہے۔ تو آئیے اس ترقی کے میدان میں قدم رکھئے اور دیکھئے۔ کہ غیر اقوام نے کہاں تک ترقی کر لی ہے اور یہ سارے کا سارا میدان آپ کا تھا لیکن آپ نے اپنی ہی غفلت سے اس کے لینے میں اب تک لیت و لعل کی ہے + باقی دارشتہ۔ (ج۔ غ۔ ق)

رسیدزر

ڈاکٹر ٹی۔ بنجیا ۱۹۱۲ء عہ - مسٹر جان لیسی ۱۹۱۲ء عہ - مسٹر دانیل پیٹر ۱۹۱۲ء عہ - پادری فرمان ۱۹۱۲ء عہ - داروغہ [illegible] ۱۹۱۲ء عہ - پادری [illegible] ۱۹۱۲ء عہ +

بٹالہ میں جلسوں کا نظارہ

درِ خُم خانۂ جاوید راساقی کشاد اینجا
صلائے الصبوح از بہر خاص و عام داد اینجا
چہ خوش خم خانہ یا بزم جہاں آرا کہ مے خیم
سخن سنجانِ والا گوہر انداز ہر سو او اینجا
چہ بزم بوستانِ عندلیبانِ نوا سنجاں
بیا بنگر کہ ہرگز نیست دخل بوم خاد اینجا
تعالٰی اللہ چہ بزم دلکشا کز دشمناں خالی
بہ ہر سو پر طرب بنشستہ اند اہل وداد اینجا

ہمارے ناظرین نور افشاں ان جلسوں کی ابتدا مقصد یا اصل سے بے خبر نہیں ہیں۔ ۲۲ ماہ جون ۱۹۱۱ء کا دن تمام عالم میں جہاں تک ہماری مہربان گورنمنٹ عالیہ کی حکومت ہے ایک خوشی کا دن تھا۔ کیونکہ اس دن ہمارے ملک معظم جارج پنجم شاہ انگلستان و قیصر ہند دام اقبالہٗ سریر آرائے تخت ہوئے۔ اس خوشی کی تقریب میں بٹالہ میں ہندوؤں۔ مسلمانوں اور مسیحیوں کی طرف سے خاص جلسے کئے گئے۔ ایک جلسہ مشن ہائی سکول میں بھی منعقد ہوا جس کا وقت صبح سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک تھا۔ اس جلسے کے پریذیڈنٹ ہمارے لائق اور فاضل مکرمی جی۔ ایم۔ سرکار صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر سکول ہذا تھے۔ یہ نظارہ بہت عمدہ تھا۔ سکول کی چھت پر ایک جھنڈا آویزاں کیا گیا تھا جس کا پھریرا ہوا میں خوب لہرا رہا تھا۔ جلسے کی کارروائی ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف کے چند کلمات سے جو ہمارے معزز شہنشاہ کی نسبت کہے گئے شروع ہوئی۔ اوّل سکول کے طلبار نے بینڈ بجانا شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تمام سکول کے طلبار جو تعداد میں قریباً پانچ سو کے قریب تھے۔ ہرآ۔ ہرآ کا نعرہ بلند کرتے تھے۔ اس کے بعد ہمارے لائق اور فاضل سیکنڈ ماسٹر صاحب لالہ دیوان چند۔ بی۔ اے نے ایک مختصر مگر دلچسپ اسپیچ طلبا اور حاضرین کے روبرو کی۔ جس میں صاحب موصوف نے گورنمنٹ انگلشیہ کے فوائد اور موجودہ شہنشاہ کے اوصاف بیان کئے۔ آپ نے طلبا کو گھر کی مثال دیکر بادشاہ کے تعلق کو جو ہمارے ساتھ ہے نہایت خوش اسلوبی سے سمجھایا۔ اور بعد میں ایک دعا کے ساتھ اپنی اسپیچ کو ختم کیا۔ اس کے بعد پھر لڑکوں نے بینڈ بجانا شروع کیا اور قریباً بیس منٹ تک بینڈ بجتا رہا اس کے بعد ہمارے سکول کے ہیڈ مولوی صاحب جن کا نام نامی و اسم گرامی مولوی فضل احمد ہے ایک مختصر مگر عمدہ تقریر کی آپ نے ہند کی سابق تواریخ کے اوراق اٹھا کر سامعین کو یاد دلایا کہ ہم کس کس بیکسی کی حالت میں رہ چکے ہیں۔ اور موجودہ گورنمنٹ انگلشیہ کے فوائد کا مقابلہ کرکے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور موجودہ شہنشاہ کے لئے دعائے خیر کہکر تقریر کو ختم کیا۔ اس کے بعد لالہ نفیس دھر صاحب سکول ماسٹر نے تقریر کی جو کہ بالکل ہندی زبان میں تھی۔ آپ نے بھی ہند کی سابق حالت کا نظارہ اور موجودہ آسائش کا مقابلہ کرکے حاضرین کے آگے گورنمنٹ انگلشیہ کی متابعت کا زور دیا بعد میں سکول کے طلبا نے تقریریں کیں اور ایک طالب علم نے ایک فارسی نظم اور ایک نے سنسکرت نظم خوش لہجہ میں پڑھکر اور گاکر سنائی۔ اس کے بعد پھر بینڈ بجنا شروع ہوا۔ اور تھوڑی دیر تک حاضرین اس کی سُریلی صداؤں سے نہایت محظوظ ہوئے مشن ہائی سکول بٹالہ اور بیرنگ ہائی سکول بٹالہ میں طلبار کو باجا بجانا سکھلایا جاتا ہے اور یہ ہنر طلبا کے لئے نہایت ہی عمدہ ہے بعض خوشی کے موقعوں پر جبکہ طلبا وردی پہن کر ایک قطار میں کھڑے ہوکر بینڈ بجاتے ہیں تو بہت عمدہ نظارہ نظر آتا ہے۔ میرے خیال میں اگر دیگر جگہوں کے سکولوں میں بھی اس کا رواج ہو جائے تو اچھی بات ہے۔ آخر میں یہ جلسہ لونگ لیو دی کنگ ("Long live the King") کے پُرزور نعروں سے ختم ہوا+

اسی وقت جبکہ مشن ہائی سکول میں جلسہ ہو رہا تھا مسلمانوں کی طرف سے عیدگاہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سی نظمیں اور خیر کے کلمات بادشاہ کی نسبت کہے گئے۔ اسی وقت میں میونسپل کمیٹی میں بھی ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی کل کارروائی ہمارے بیدار مغز مسٹر جوتی سنگھ صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی کے زیر عنایت اختتام کو پہنچی میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان ہر دو جلسوں میں حاضر ہونے کا موقع نہیں ملا+

ساڑھے چھ بجے شام کو بیرنگ ہائی سکول بٹالہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں سکول کی طرف سے فالودہ اور مٹھائی سے بہت کچھ حاضرین کو محظوظ کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کو ہمارے بزرگ پادری پارسناتھ صاحب نے چند کلمات بابرکات سے شروع کیا۔ بعد اس کے مجھ خاکسار نے ایک ایڈرس پڑھا جس میں گورنمنٹ انگلشیہ کی خوبیاں اور ہماری آئندہ ترقی اور رعایا وفارعیت ہونے کا بیان کیا گیا۔ اس کے بعد اس خاکسار نے ایک قصیدہ دعائیہ پڑھکر اپنے ایڈرس کو ختم کیا۔ ابھی کئی ایک بزرگ صاحبان کی تقریریں اس جلسے میں کرنی باقی تھیں۔ کہ ٹھیک اسی وقت آسمان فرطِ عشرت سے خوشی کے آنسو بہانے لگا۔ اور آندھی و ہوا نے تالیاں بجا بجا کر ایسے نعرے بلند کئے کہ ہماری محفل درہم برہم ہوگئی۔ اور ہماری جگہ بارانی محفل نے آکر چھین لی۔ اور ہم کو بھاگ بھاگ کر گھروں اور سکولوں کے برآمدوں میں پناہ لینی پڑی شام کو آٹھ بجے بیرنگ ہائی سکول میں آتش بازیاں اور گولے چھوڑے گئے۔ اور ٹھیک اسی وقت شہر سے آتش بازیاں آسمان کی طرف جاتی ہوئیں ہم کو نظر آتی تھیں گویا جس طرف نظر ڈالو آتش بازیاں اور گولوں کا بھی شور سنائی دیتا تھا۔ اور ان جلسوں سے بادشاہ...

غور طلب

میراث کی مانند حکمت اچھی چیز ہے اور اُن کے لئے جو سورج کو دیکھتے ہیں سودمند ہے۔ کیونکہ حکمت ایک سایہ ہے اور دولت ایک سایہ ہے لیکن دانائی کو فوقیت ہے کہ حکمت دانش والوں کو زندگی بخشتی ہے ٭

واعظ ۱۲-۱۱

اُڑ جانا!

کاش کہ کبوتر کے سے میرے پنکھ ہوتے تو میں اُڑ جاتا اور آرام پاتا۔

۱- اُڑ جانا - آرام کی وادیوں میں

یہاں بہت تھک گیا ہوں۔ ماندگی غالب ہے۔
محنت زیادہ ہے تکلیفیں اور دکھ بہت تیکھے ہیں

وہاں آرام ہے!

۲- اُڑ جانا کوہ صیہون کو

یہاں چاروں طرف نشیب ہے۔ راہ پتھریلی ہے۔ تاریکی ہولناک ہے۔

وہاں سلامتی ہے!

۳- اُڑ جانا - زندگی کے چشموں کے پاس۔

یہاں دھوپ تیز ہے۔ ہُو کا عالم ہے۔ درختوں کا سایہ نہیں۔ شدت پیاس سے بیتاب رہتا ہوں۔

وہاں آسودگی اور راحت ہے!

۴- اُڑ جانا خوشی کے دیس کو۔

یہاں غم کے تیر چلتے ہیں۔ جدائیاں اور فکر اور رنج ستاتے ہیں۔ یہاں غم کے آنسو بہانے پڑتے ہیں۔

وہاں خوشنودی ہے!

۵- اُڑ جانا - فرشتوں کی صحبت میں۔

یہاں کی صحبتوں پر جلد آفتاب غروب ہوتا ہے
علیحدگی کا دریا حائل ہے۔

وہاں کبھی جدائی نہ ہوگی!

۶- اُڑ جانا - مسیح کے پاس۔

جس نے مجھے پیار کیا۔ میرے عوض اپنے آپ کو دیا۔ جو میرے لئے خوشی اور نجات اور راحت ہے

وہ میرا بادشاہ اور حبیب ہے!

۷- اُڑ جانا - اپنے وطن کو۔

عرصہ سے غریب الوطن ہوں۔ صدمے اور سختیاں برداشت کیں۔ آہ وطن اور پیارا وطن! میری ساری چیزیں وہیں ہیں۔

وہاں کا نقشہ میری آنکھوں میں پھر رہا ہے

(شاکر میرٹھی)

ضرورت

گرلس مڈل اسکول راولپنڈی کے لئے ایک اُستانی کی ضرورت ہے وہ بطور اسسٹنٹ ہیڈ مسٹرس کے کام کریگی۔ درخواستیں معہ اسناد مس جے - ایل ہنٹ امریکن مشن راولپنڈی آنی چاہئیں

اخبار کی بہار

دہلی پایہ تخت ہند قرار پایا۔ اندازہ خرچ چھ کروڑ روپیہ ہے وہ عنقریب قرض لیا جاویگا۔

بنگالی بولنے والی تمام آبادی کی پانچوں قسمتیں ماتحت گورنر رہیں گی۔ مثل بمبئی و مدراس کے ہوگا۔

احاطہ بنگال کے صوبہ میں ڈویژن ذیل ہونگے۔ پریذیڈنسی بردوان - ڈھاکہ - راجشاہی و چاٹگاؤں۔

اس کا رقبہ ۷۰ ہزار میل مربع ہوگا۔ آبادی چار کروڑ ۲۰ لاکھ۔ گورنر ولایت سے آیا کرے گا۔ کونسل بھی ہوگی۔

صدر کلکتہ اور ڈھاکہ میں رہیگا۔ جیسے بمبئی و پونا ہے۔ الہ آباد اور لکھنؤ ہے۔ اُس کا فیصلہ بھی منظور کیا گیا۔

بہار - چھوٹا ناگپور - اوڑیسہ کا صوبہ علیحدہ ہوگا۔ وہ ماتحت نفٹنٹ گورنر رہیگا۔ معہ اگزکٹو کونسل کے۔

اس صوبہ کا صدر مقام پٹنہ ہوگا۔ یہاں ہندی بھاشا دیسی زبان ہوگی۔ اہل بنگالہ بھی اس پر خوش ہیں۔

اس صوبہ کا رقبہ ایک لاکھ ۱۳ ہزار میل مربع ہے ۳۴ کروڑ ایک بندرگاہ بھی حاصل ہوگا۔

صوبہ آسام مثل سابق ماتحت چیف کمشنر ہوگا۔ یہاں کی آبادی بہت پیچھے ہے۔ گورنمنٹ انڈیا سرپرست ہوگی۔

اس صوبہ کا رقبہ ۴۵ ہزار میل مربع۔ آبادی ۵۰ لاکھ ہے بنگالہ کے ساتھ اس کا تعلق فضول تھا۔

تقسیم بنگالہ کی کرزن شاہی کارروائی سے جن فوائد کی اُمید کی گئی تھی وہ غلط نکلے۔ بلکہ گورنمنٹ عالیہ تسلیم فرماتی ہے کہ اس سے ہندو مسلمانوں میں نفاق بڑھ گیا۔ ملک میں بے چینی پھیل گئی۔ سخت قابل افسوس تھی۔

گورنمنٹ عالیہ نے یہ بھی قبول فرمایا ہے کہ بنگالیوں کی ناراضی بجا تھی اُن سے واقعی سخت بے انصافی کیگئی تھی۔

یہ اصلاحیں گورنمنٹ انڈیا نے پیش کیں تمام اگزکٹو کونسل کا اتفاق تھا وزیر ہند نے بھی پسند فرمائیں۔

ان کے اعلان کے لئے دربار کا روز جشن موزوں سمجھا گیا۔

شہنشاہ معظم نے بھی بخوشی صاد صحیح فرمایا۔

گورنمنٹ انڈیا کا قیام دہلی میں ہر سال یکم اکتوبر سے یکم مئی تک مستقل ہوگا۔ اسکا فیصلہ بھی کر دیا گیا ہے۔

آغاز مئی سے آخر ستمبر تک شملہ میں مقام رہیگا۔ آمد و رفت کے اخراجات میں معقول کفایت ہوگی۔

بہار کے جدید صوبہ میں علاوہ چھوٹا ناگپور و اڑیسہ ضلع سانبلپور بھی شامل کیا جاویگا۔ سوچ سمجھکر ہے۔

صوبہ بہار کے جدید پایہ تخت پٹنہ کی ضروری عمارات کا خرچ ۵۰ تا ۶۰ لاکھ اندازہ کیا گیا ہے۔

گورنری احاطہ بنگال کا خرچ زیادہ نہ ہوگا۔ وہ موجودہ اخراجات کے برابر اندازہ کیا جاتا ہے

صوبہ بہار کے لفٹنٹ گورنر کو بھی اگزکٹو کونسل دینگے۔

کونسل آئین بھی رفتہ رفتہ ہائی کورٹ بھی غالباً۔

احاطہ دربار دہلی کی درستی پر جو خرچ کیا گیا ہے وہ بیکار ہوگا تعمیل اصلاح فوراً کی جاویگی۔

سر چارلس بیلی لفٹنٹ گورنر شرقی بنگالہ و آسام ہیں وہ جدید صوبہ بہار کے لفٹنٹ گورنر کئے جائینگے۔

دربار تاجپوشی دہلی کے اعلان شاہی کی انتظامی اصلاحوں پر لنڈن کے اخبارات بھی ششدر ہیں۔

لبرل اخبار خوش۔ راڈیکل کمال بشاش لیکن کنسرویٹو پارٹی کے اخبارات حیران و پریشان ہو رہے ہیں

لارڈ کرزن تقسیم بنگال کی اصلاح کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن پایہ تخت دہلی کو مانتے ہیں غنیمت ہے۔

دونوں اصلاحیں گورنمنٹ انڈیا کی سفارش اور وزیر ہند کی منظوری سے فیصل کی گئی ہیں۔

دہلی دربار کی خوشی میں لنڈن میں بھی ایک مبارک جلسہ کیا گیا۔ قریب ایک سو ہندی معززین موجود تھے ۱۲ کو۔

ٹرکی و روس کے باہم ایک سرحدی چھیڑ چھاڑ کا واقعہ ہوا وہ سنجیدہ سمجھا جاتا ہے۔ خیر باشد۔

طہران سے خبر ہے کہ روسی فوج نے مقام خوئی پر قبضہ کیا۔ وہ ٹرکی کے غربی بازو کے عقب میں ہے۔

اس سے روس و ٹرکی میں خرابی کا خوف ہے۔ ایشیائے کوچک میں ترکی فوجیں آراستہ کر رہے ہیں

پایہ تخت دہلی کی بنیاد۔ ہمارے حضور شہنشاہ معظم اور شہنشاہ بیگم نے ۱۵ دسمبر روز جمعہ کو دہلی میں پایہ تخت ہند کا بنیادی پتھر اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا۔ پادری صاحبان تقدس مآب نے دعا کی برکت دی۔ نہایت دہوم دھام کا جلسہ تھا۔ یہ بنیاد گورنمنٹ آف انڈیا کے کیمپ کے موقعہ پر متصل سرکٹ ہوس اقائم کی گئی ہے

مشہور ہے کہ اب کے موسم سرما کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا کا صدر دہلی کو منتقل کرینگے۔ حضور وائسرائے سرکٹ ہوس میں فروکش ہونگے۔ اُن کے مشیران کونسل قریب کے مکانات ذخیرہ جات میں رہینگے۔ دفاتر سکریٹریٹ عمارات قلعہ میں بود و باش رکھینگے۔ تا وقتیکہ رفتہ رفتہ کل عمارات تعمیر و آراستہ کی جائیں۔

سرکاری مراسلات ظاہر کرتے ہیں کہ جمعہ کو طرابلس و درنہ دونوں مقامات پر سخت لڑائی ہوئی۔ اٹلی والے ۵۰ آدمیوں کے نقصان کا اقرار کرتے ہیں۔ جس میں سے ۱۲ درنہ پر مارے گئے۔ جہاں لڑائی تمام دن ہوتی رہی۔

سابق سلطان عبدالحمید خاں کے جواہرات اگلے ہفتہ پیرس میں نیلام کئے جاوینگے۔ جو کچھ اُن کی قیمت سے وصول ہوگا۔ وہ جنگی جہازوں اور سامان جنگ کی خریداری پر خرچ کیا جاویگا۔

اطالوی سپاہ نے ۲۶ نومبر کی صبح کو آگے بڑھکر دو قلعوں پر جو طرابلس کے قرب و جوار میں تھے۔ قبضہ کر لیا۔ جنگ تمام دن جاری رہا جس میں اطالوی سپاہ کی قطعی فتح ہوئی اور ترک پسپا ہوگئے۔

انتخاب الاخبار

دربار کی خوشی میں کیا ملا ہے

حضور وائسرائے نے ۱۲ دسمبر کو دربار میں مہاراج ادھیراج کی آگیا انوسار اعلان کیا ہے جس میں ان رعایتوں کا ذکر ہے۔ جو قابل یادگار دربار کے مبارک موقعہ پر اہل ہند کے ساتھ کی گئی ہیں۔ لارڈ ہارڈنگ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) گورنمنٹ ہند نے وزیر ہند کی اجازت سے ان ادہکاریوں کو جو عوام کی تعلیم ملک کی مالی حالت پر رکھتی ہے۔ سویکار کیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم کو جتنا عام کرنا ممکن ہو کیا جاوے اس خیال سے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ کم از کم

پچاس لاکھ روپیہ

عوام کی تعلیم کے لئے فوراً خرچ کیا جاوے۔ اور گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ آئیندہ اس گرانٹ کے علاوہ اور گرانٹ کھلے دل سے کئے جاویں۔

(۲) جو لوگ فوج میں نوکر ہیں یا جنکا کام فوج کے متعلق ہے اُنہیں آدھے مہینے کی تنخواہ دیجاویگی۔ بشرطیکہ اُن کی ماہواری تنخواہ ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہووے

(۳) ہندوستانی فوج کے آدمیوں کو بھی وکٹوریہ کراس عطا کیا جاوے گا۔ اگلے ۱۰ سالوں میں آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جاویگا۔ ۲۰۰ نئی جگہ درجہ اول میں پر کیجاویگی۔ دربار کی خوشی میں ۱۵ نئی جگہ درجہ اول میں اور ۱۹ نئی جگہ درجہ دوئم میں پر کیجاویگی اور اس آرڈر میں دیسی افسر بھی شامل ہو سکینگے۔ دیسی فوجی افسروں کو زمین عطا ہوگی۔ جن انہیں آرڈر آف میرٹ کے ممبروں کی بیواؤں کو اس وقت تین سال کیلئے پنشن ملی ہے۔ ان کی پنشن تا حیات یا دوسری شادی عطا کیجاویگی۔



(۴) سول ملازمت میں گورنمنٹ کے سارے ملازموں کو جن کی تنخواہ پچاس روپیہ سے زیادہ ہیں آدھے مہینہ کی تنخواہ ملیگی۔

(۵) جن لوگوں کو دیوان بہادر۔ سردار بہادر۔ خان بہادر رائے بہادر۔ خانصاحب۔ رائے صاحب۔ راؤ صاحب کے خطابات عطا ہو چکے ہیں۔ یا آئیندہ ہونگے۔ انہیں عزت کا نشان عطا کیا جاوے گا۔ جن لوگوں کو مہامہوپادھیائے یا شمس العلما کا خطاب دیا گیا ہے یا آئیندہ دیا جاویگا اُن کو سالانہ پنشن عطا کی جاویگی۔

(۶) صوبہ سرحدی میں اور بلوچستان خاص قیمتی خدمات کے لئے زمین ایک زندگی کے لئے یا دو زندگیوں کے لئے بغیر ادائے گی سرکاری معاملہ کے دیجاویگی۔

(۷) راجاؤں اور نوابوں سے گدی نشین ہونے کے وقت کسی قسم کا نذرانہ نہیں لیا جایا کرے گا۔ کاٹھیاواڑ گجرات اور صوبا (میواڑ) کی ریاستوں کا قرضہ تمام یا کچھہ چھوڑ دیا جاویگا

(۸) امپیریل سروس فوجوں کے لئے آرڈر آف برٹش انڈیا میں آسامیاں آزاد کیجاویگی۔

(۹) کچھہ قیدی جو قرضہ ادا کرنے کے لئے یا دوسرے جرموں میں ماخوذ ہو کر جیل خانہ میں ہیں۔ رہا کئے جائینگے۔ کون لوگ ان رعائتوں وغیرہ سے فائدہ اُٹھاوینگے یہ پیچھے گورنمنٹ اعلان کرے گی۔ (راجپوت گزٹ)

گھی میں سانپوں کی چربی کی ملاوٹ

یہ خبر نہایت خوف اور افسوس کیساتھ پڑھی جاویگی۔ کہ ہوگلی میں ایک سب جج کی عدالت میں ایک مسلمان چربی کے سوداگر کے بہی کھاتہ سے معلوم ہوا کہ گھی میں سانپوں کی چربی ڈالی جاتی ہے۔ آجتک تو یہ سنا جاتا تھا کہ مختلف جانوروں کی چربیاں اور تیل ملائے جاتے ہیں۔ مگر یہ آج ہی معلوم ہوا ہے کہ بہ رنگ گھی کے ساتھہ سانپ کی چربی بھی کھارہے ہیں۔ اُس کے بہی کھاتہ میں ایک رقم پانچسو روپیہ کی ایسی صحیح تھی کہ جس سے نیپال کے علاقہ سے سانپ منگائے گئے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کو ابال کر اُن کی چربی نکالکر گھی میں ملائی جاتی۔ غضب ہے کیا گو رکھشا کی ضرورت اب بھی لوگوں پر واضح نہ ہوگی۔ اگر گاؤ کو ذبح نہ کیا جاوے۔ اور گھی کی قلت نہ ہو۔ لوگوں کو اس قسم کے گھرنت کرم کرنے کی کیوں ترغیب ہو۔ (پرکاش)

مقدمہ بازی کا انسداد

ایک قانون حال میں گورنمنٹ پنجاب نے بنایا ہے جس کی رو سے پنجاب میں مقدمہ بازی بہت کم ہوگی۔ واقعی مقدمہ بازی کی وجہ سے پنجاب بہت بدنام ہے۔ ہر شخص چاہے اُس کا مقدمہ کتنا ہی کمزور ہو اپنے سینکڑوں روپے برباد کرکے اور وکلا کی فیس دے کر اور تمام خرچہ مقدمہ برداشت کرکے اُس اُمید میں اپیل ثانی کر دیتا ہے کہ شاید میں اپیل آخری میں کامیاب ہو جاؤں۔ مگر اب دستور اور رواج کے مقدمہ میں اپیل ثانی کرنے میں رکاوٹ ڈالدی گئی ہے۔ ڈویژنل جج کے سارٹیفکیٹ کے بغیر ایسے مقدمات میں اپیل ثانی چیفکورٹ میں ہرگز نہیں ہوسکیگا۔ ڈویژنل جج بھی صرف ان مقدمات کا اپیل چیف کورٹ میں کرنے کے لئے سارٹیفکیٹ دیا کرینگے کہ جن مقدمات میں اُن کو غور کرکے یہ معلوم ہوا کہ اس مقدمہ میں انصاف یا رواج کا صریح خون ہوا ہے۔

(راجپوت گزٹ)

کوہ نور ایک دفعہ پھر ہندوستان میں

کوہ نور جو غدر کے دنوں میں باہر لیجایا گیا تھا۔ آجکل پھر اس پر امن عہد میں اپنے وطن میں ہے۔ اس نادر اور لاثانی ہیرا کی نسبت دو رائیں مشہور ہیں۔ اول یہ کہ جس خوش قسمت کے قبضہ میں یہ ہیرا ہووے وہ مالک ملک و تخت ہوتا ہے۔ دوئم یہ کہ اگر عورت اُسے پہنے تو نصیبا ور بھی یاوری کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہیرا اب ملکہ کے تاج کی زینت ہے۔ (راجپوت گزٹ)

جنگ اٹلی و ٹرکی کی خبریں پھر گرما گئیں

کچھہ دنوں جنگ کی خبریں نہ آنے سے بعض مسلمان اخبارون نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ اٹلی نے اپنی کوشش میں ناکام اور مایوس ہو کر خاموشی اختیار کر لی ہے۔ لیکن تازہ خبروں نے اس کی تردید کر دی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کی خاموشی کسی مصلحت پر مبنی تھی۔ چنانچہ گزشتہ سوموار کو اٹلی نے پھر پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اور تلگمنت آئین زارہ پر قبضہ کرکے ترکوں اور عربوں کو پسپا کر دیا اور آٹھہ توپیں اٹلی کے ہاتھہ آئیں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ کے بعد ترکوں کی رسد رسانی وغیرہ کا سلسلہ قطع ہوگیا ہے۔ اور خیال ہے کہ یہ جنگ کا آخری حملہ تھا۔ اس کے بعد امید نہیں کہ ترکی فوج کوئی مقابلہ کر سکے۔ مگر یہ خبریں اٹالین ذریعہ سے معلوم ہوئی ہیں۔ اس لئے جبتک ٹرکی ذرایع کی خبروں سے اس کا میلان نہ کر لیا جاوے۔ کوئی رائے قائم نہیں ہو سکتی۔ (اخبار ہند)

آنجہانی مسٹر گوکلناتھہ کی خالی جگہ پر راولپنڈی کے مسٹر اکنور سین صاحب ایم۔ اے بیرسٹر لا کالج لاہور کے پرنسپل مقرر کئے جاویں گے۔ فیکلٹی کی کمیٹی منعقدہ ۲۷ نومبر میں یہ قطعی طے پایا ہے۔ کہ سینٹ سے صاحب مذکور کی سفارش کی جاوے۔ انتخاب عمدہ ہے۔

(اخبار عام)

شعر و سخن

غزل

ولادت مسیح

بتادو دنیا یہ طور ہے کس کی ولادت کا
مسیح ہے ابن اللہ اور ہے کس کی ولادت کا

چمن میں بلبلیں خوش ہیں عجب باغ و بہار ہے
عرش سے فرش تک یہ شور ہے کس کی ولادت کا

نجومی آئے پورب سے برائے دید و زیارت کے
ذرہ ذرہ ہو جو چمکی زرد ہے کس کی ولادت کا

ہیرودیس کی کُتب خانے کُھلے کس وقت سوچو تو
بتادو تو ہنگو غور ہے کس کی ولادت کا

یہ وہ ہے وقت راحت کا ہوئے سب گل شگفتہ ہیں
بتا گلگیر یا یہ دور ہے کس کی ولادت کا

خادم گُل

غزل

پاک مولود

مسیح محبوب کا آنا مبارک ہو مبارک ہو
نجات سرمدی لانا مبارک ہو مبارک ہو

زہے قسمت اے بی بی مریم ترا شہرہ ہے عالم میں
مبارک نام کا پانا مبارک ہو مبارک ہو

وہ ابدی ہے خدا برحق صلح کا شاہزادہ ہے
ملا یہ تاج شاہانہ مبارک ہو مبارک ہو

کرو حمد و ثنا اُس کی کہ رحمت ہو گئی جس کی
یہ راحت بخش دن پانا مبارک ہو مبارک ہو

مبارکباد کہنے کا ہے گُل کو پھر ملا موقعہ
خوشی کے راگ پھر گانا مبارک ہو مبارک ہو

راقم ایم سی نیوٹن گُل - ڈیرہ دون

غزل

کلمہ تیرا ہی پڑھ ہو نگا جان و دل ایمان سے
لاکھ ہو دشمن زمانہ اس مرے پیمان سے

نار دوزخ سے بچایا حشر کے خلجان سے
مشکلیں سب مٹ گئیں عیسیٰ ترے احسان سے

دیکھکر تیرا کفارہ اور یہ اُلفت عجیب
ہو گیا تجھ پر تصدق اپنے ہی دل و جان سے

بس یہی خواہش ہے دیکھوں عمر بھر تیرا جمال
اور نہیں ہے کچھ سروکار حور اور غلمان سے

وہ کون سے امراض تھے جسکو شفا تُنے نہ دی
ہو گئے ناجی مسیح عاصی تیرے فرمان سے

درد دل درد جگر سودائے سر جوشِ جنوں
سب شفا پا جائینگے عیسیٰ تیرے فرمان سے

کون سی نیکی ہے تجھ کو ہے بشر اتنا غرور
آہیں بھرتے ہی گزر جاتی ہے عمر اک آن سے

وقت کو جانو غنیمت اور کرو عیسیٰ سے میل
او نصیحت لو عزیزو نوح کے طوفان سے

تجھ سے جو چاہے ہو ملنا چاہیے وہ گمنام ہو
خاک میں مل کے مرا مطلب بنا آسمان سے

کیا تو ہی ہے دلیل عیسیٰ جہاں کا ہے شفیع
وہ مرا اور جی اٹھا اور پھر ملا انسان سے

واعظا سچ ہی بتا مجھ کو در خلد میں
گر شناسا ہے مسیح کے قول سے فرمان سے

کر بھلائی اپنے تو ہمجنس سے جاں تک سے
کام پڑتا ہے سدا انسان کا انسان سے

فیض کا چشمہ تیرے جاری ہوا ہر جا پیو۔
حمد عیسیٰ کی صدا آنے لگی بستان سے

چال جسمانی و روحانی میں اتنا فرق ہے
یہ شمامہ رنگ سے ہے وہ فرشتگان سے

وہ سنائے دلربا شیریں سخن طوطی بیاں
قید ہوتا ہے جب یہ مرغ خوش الحان سے

چند روزہ زندگی کو مت سمجھ جائے قیام
بوئے گل کھلتے ہی اُڑ جاتی ہے چمنستان سے

بحر اعمال میں بہا دی کشتئی عمر رواں
پار ہو جائینگے مجھ سے بے سروسامان سے

بس فقط نام مسیحا دل میں اپنے لیجیا
اور تو کچھ بھی بنی مجھسے نافرمان سے۔

کی مری گریہ نے یاری رستگاری کیلئے
ہاں نکالے ہیں جو ہر دار موتی کان سے

دیکھکر گریہ وزاری اور بہے اشکوں کا تار
تار بارش نے پرو یا ہار اک مرجان سے

اے ثمر تکلیف نہ دے مجھ سے عاشق زار کو
کون ہوتا ہے خفا چند دم کے مہمان سے

نعش اٹھی جسوقت میری شور اک برپا ہوا
اٹھ گیا آج اک مسیحی شاعر ہندوستان سے

ہو ثمر آخر تجھی کو فتح و نصرت نصیب
باندھکر ہتھیار روح کے جنگ کر شیطان سے

راقم ماسٹر آر حاکم رائے متخلص ثمر۔ جے پور۔

غزل

[illegible]

مسیحا کا آنا نہیں بے سبب ہے
خداوند کی شان کیا ہی عجب ہے

کیا حکم اس نے جو دنیا میں آیا ہے
حقیقت مسیح کی عیاں لب بلب ہے

ہوئے انبیاء اور صحیفے ہزاروں
بجز کوئی یسوع نہیں یاں طلب ہے

گناہ میں جو مردہ تھے آکر جلایا۔
یہ احسان تیرا دلوں پہ نصب ہے۔

دعا بندگی میں تو مجھ تو لگانا۔
رکھا نام گل میں نے تیرے سبب ہے



بڑا دن مبارک ہو

غزل

مژدہ اے باغ جہاں باد بہاری آئی
اب کوئی دم میں مسیحا کی سواری آئی۔

جھومتی شاخیں ہیں ہر شاخ پہ گاتے بلبل
اب گلستاں میں گل رعنا کی باری آئی۔

آسماں شاد زمیں محو ترنم ہو کر
ہیں ثنا کرتے کہ زینت تو ہماری آئی

سب ملایک و مقدس ہیں یہ گا کر کہتے۔
روبرو آلفت رب سوت اب ہماری آئی

شاخ داؤد پہ وہ پھول کھلا ہے جس سے۔
سارے گلشن میں عجب لطف و تیاری آئی۔

دوڑے جاتے ہیں یہ سب جانب لحم گویا آج
کہتے ہیں شاہ سلامت کی سواری آئی

ہو مبارک یہ بڑا دن ہمیں بولو آمین۔
خیر سے مومنوں پھر عید تمہاری آئی

جان و دل صدقے کئے بن گئے شیدا تیرے
رخ روشن پہ طبیعت جو ہماری آئی

خاکسار امی۔ٹی۔آر شیدا۔ازاجمیر

غزل

ہوا ہے پیدا شفیع عالم کہیں سے آواز آرہی ہے
گروہ ملایک کی گڈریوں کو خبر یہ مژدہ سنا رہی ہے۔

کنواری مریم ہے شاد ہر دم جہاں کے ماتم شار ہی ہے
جھنک جھنک سب کو کہہ کہہ اب خوشی کا منگل منا رہی ہے

ذرا تو باد صبا کو دیکھو کہ آج پھولی نہیں سماتی
اٹھل اٹھل کر مچل مچل کر ہر اک کے دل کو لبھا رہی ہے

نہیں ہے خورشید میں یہ طاقت کہ اسکے پہرہ کی دیکھ رونق
وہ بھولی بھولی شکل عجب ہے جو برق سی جگمگا رہی ہے

وہ پیارا اکبر جو کہ سوئے دکھا دو شکل بھولی وہ آنکھ ایسی
چمک چمک کر دمک دمک کر ہر اک کے دل میں سما رہی ہے

پڑا ہے چرنی میں تنہا بچی رہے ہو لپک کر کے گود میں لو
کہ اس بہانہ سے دو جہاں کی نجات ہاتھوں میں آ رہی ہے

ہیں شاد مریم و اس کے ساتھی خوشی ہے عالم میں ہر جا
کہ غیرت ماہ کی سرائے میں چمک ہر اک جا سما رہی ہے

راقم غیرت از کرنال

غزل

جان لے کوئی حقیقت گر مسیح کے نام کی
بھول جائے وہ یقیں ہے رام کہانی رام کی

ہو چکیں ہیں پا تیں اور ہم اسے ڈھونڈا کئے۔
پر نہ پائی راہ سیدھی اب تک ان کے باب کی

ہارے ہیں دکھ سے دکھ کو بے وطن ہو کر جہاں
تو بھی کچھ آتی نہیں دل میں پیارے رام کی

زندگی ہے چند روزہ کچھ ہمیشہ کی نہیں۔
چھوڑ دے سب عیش و عشرت کر فکر انجام کی

چھوڑ کر افعال بد مانو مسیح کو تم شفیع۔
ہے یہی ساری حقیقت دین حق اسلام کی

جلد لاؤ اس پہ ایماں چھوڑ کر کبر و غرور
ہے ذریعہ وہ رسائی ہر اک خاص و عام کی

کس کی طاقت ہمسری کا تجھ سے دعویٰ کر سکے۔
کانپتے ہیں جن و شیطان سن کے تیرے نام کی

کر عطا فہمیدہ یہ سمجھے تیرا راز خفی۔
اور کرے نئے نئے بیاں اظہار تیرے پیام کی

جو سمجھنا تجھ کو چاہے اپنے علم و عقل سے
شیخی کھا کر گرے اور مرض ہو سرسام کی

ہے کفارہ وہ جہاں کا جو مرا اور جی اٹھا
ہے ضرورت سے مجھکو یہ ملی الہام کی

دیکھ لے گر تجھ سے رہبر کا کرشمہ ایک بار
خضر بھی چکر میں آئے گردش ایام کی ؎

خوب باندھا ہے ثمر تم نے یہ پیچیدہ خیال
اس کو سمجھیگا وہی جس کو کہ ہے ہر نام کی

ہو رہا ہوں الفت عیسےٰ سے کچھ ایسا مدہوش
دل میں اب آتی نہیں ہے دھیان جام کی

میں رہوں مداح تیرا جب تلک جیتا رہوں
ہو وظیفہ میری ثنا تیری صبح اور شام کی

بس تیرے مصلوب ہونے سے کھلا یہ بھید پر راز
برکتیں پاوینگی نسلیں سیم یافت اور حام کی

رہنما ہے پاک روح اس دور میں تیرا ثمر
بالضرور جیتیگا بازی رکھ امید انعام کی

آر۔ایچ رائے۔ تخلص ثمر۔ جے پور۔

غزل

ہماری مشکلوں کو بھی ہٹاتے ہیں مسیح یسوع
گناہ کا داغ بھی دل سے مٹاتے ہیں مسیح یسوع

چلے آؤ چلے آؤ اجازت عام ہے پیارو
خدا کے پیار کی دولت لٹاتے ہیں مسیح یسوع

کرے اقرار جو منہ سے دلی ایمان بھی لاوے
تو فرد جرم سے اس کو کٹاتے ہیں مسیح یسوع۔

گناہوں کے سبب دل اور دماغوں میں تھی بیرنگی
لو روحانی نیا چٹنی چٹاتے ہیں مسیح یسوع

بھلا خوش کیوں نہ ہووے گل خوشی کی خبر پا کے
سزا ہر ایک مومن کی گھٹاتے ہیں مسیح یسوع

خادم ایم۔سی۔ نیوٹن گل
از دہرہ دون

مسیح الزماں آج پیدا ہوا ہی!

شفیعِ جہاں آج پیدا ہوا ہی
نہ کیونکر مسرور ہو کاشانۂ دل
ہوا جس سے روشن یہ تاریک عالم
ستارہ چمک اُٹھا بیت اللحم کا
زمین و زماں پر خوشی کا سماں ہی
وہ دیکھیں ہی یکتائی کا زعم جن کو
نجم کوڑے سکتے ہیں اک ستارہ
ملائک سے مژدہ شبانوں نے پایا
جو قیدِ شریعت سے آزاد کر دے
عنایت یہہ فرزندِ ایزد کی دیکھو
سبھی خوشی کا ترانہ اُٹھو آئیں

شہِ مرسلاں آج پیدا ہوا ہی
یہہ دلستاں آج پیدا ہوا ہی
وہ نورِ جہاں آج پیدا ہوا ہی
مسیحِ جہاں آج پیدا ہوا ہی
شہِ دو جہاں آج پیدا ہوا ہی
وحیدِ زماں آج پیدا ہوا ہی
اِنہیں کیا گماں آج پیدا ہوا ہی
شہِ عز و شاں آج پیدا ہوا ہی
وہی مہرباں آج پیدا ہوا ہی
پَے عاصیاں آج پیدا ہوا ہی
مسیح الزماں آج پیدا ہوا ہی

تو نغمہ سنا جھوم کر اپنا شاکر
ترا قدرداں آج پیدا ہوا ہی

رباعیات کرسمس!

سر سبز شجر ہوں کہ بہار آئی ہی
آمد ہے شہِ گل کی چمن میں شاکر

مرغانِ نوا سنج کی بار آئی ہی
ہر سمت صبا مژدہ پکار آئی ہی

پورب میں چمکتا ہو ستارہ دیکھو
دنیا نے نہ دیکھا جو کبھی ای شاکر

پیدائش عیسےٰ کا اشارہ دیکھو
تم آنکھوں سے اپنی وہ نظارہ دیکھو

آزاد فلک پر سے ملک آتے ہیں
اُنکے ہی ذریعہ سے وہ آج ای شاکر

جو پاس شبانوں کے چلے آتے ہیں
میلادِ مبارک کی خبر پاتے ہیں

پورب میں اچانک جو ستارا نکلا
جنگل میں اُسے ہم نے جو دیکھا شاکر

[illegible]

پھر گلشنِ عالم میں بہار آئی ہی
دیدار کا جیسے کے بے ساختہ مُفت

[illegible]

ولادت مسیح

فلک پر ہو جس کی خوشی ہو رہی
فلک سے زمین تک بڑی دھوم ہی
ثنا گا رہے ہیں فرشتے تمام
نجات اب زمین پر بھی ہو گئی
خداوند شہنشاہوں کا بادشاہ
بطنِ مریم سے جو مریم کے پیدا ہوا
مجسم ہو آیا جہاں میں مسیح
کہیں ای لوگو آؤ مسیحا کے پاس
وہ معبود عالی وہ ربِ قدیر
وہ ہو شاہ ابدی و ربِ کریم

[illegible]

مسیحا اکمل کا ہو [illegible]
اُسے اپنے قدموں [illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براون چھپا اور شائع ہوا